MIRRAT UL ARIFEEN INTERNATIONAL

ماھنامہ

لاہور

# مراۃ العارفین انٹرنیشنل

جلد نمبر 24

شمارہ نمبر 10

فروری 2024ء، رجب المرجب/شعبان المعظم 1445ھ

WWW.MIRRAT.COM


## شہبازِ عارفاں

## حضرت سید سلطان محمد بہادر علی شاہؒ

1217ھ 1801ء — 1352ھ 1934ء

### اس شمارے میں

- مقبوضہ کشمیر پہ بھارتی سپریم کورٹ کا متعصّبانہ فیصلہ اور دنیا کی مجرمانہ خاموشی
- فلسطینیوں کی نسل کشی اور ساؤتھ افریقہ کا عالمی عدالتِ انصاف میں اسرائیل کے خلاف مقدمہ
- چیٹ جی پی ٹی (Chat GPT) کا مختصر تعارف
- نیک ہونے کیلئے نیکوں کی صحبت چاہیے

— اور دیگر تحقیقی و تجزیاتی مضامین

# 5 فروری یومِ یکجہتی کشمیر

تحریکِ آزادیٔ کشمیر کے لیے
غیّور کشمیری عوام کی بے مثال قربانیاں
اور جدوجہد ناقابلِ تسخیر ہیں

## کشمیریوں کے ساتھ تاریخ کی بدترین ناانصافی پر اقوامِ متحدہ سمیت تمام عالمی ادارے خاموش

حال ہی میں کشمیر کی خصوصی حیثیت سے متعلق بھارتی سپریم کورٹ کا متعصّبانہ اور
غیر قانونی فیصلہ عالمی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی اور بھارت کے مذموم عزائم کی عکاسی ہے

مسلسل اشاعت کا چوبیسواں سال

MIRRAT UL ARIFEEN INTERNATIONAL

ماھنامہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل لاھور

فروری 2024ء، رجب المرجب / شعبان المعظم 1445ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فیضانِ نظر

سُلطان الفقر حضرت سخی سُلطان محمد اصغر علی صاحب قدس سرہ العزیز

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ سلطان احمد علی

ایڈیٹوریل بورڈ
- سید عزیز اللہ شاہ ایڈووکیٹ
- مفتی محمد شیر القادری
- افضل عباس خان

آرٹ ایڈیٹر
- محمد احمد رضا
- واصف علی

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری (اقبال)

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو کی نسبت سے شائع ہونے والا فلسفۂ وحدانیت کا ترجمان،
اصلاحِ انسانیت کا پیمبر، اتحادِ ملّتِ بیضا کے لئے کوشاں، نظریۂ پاکستان کی روشنی میں استحکامِ پاکستان کا داعی

## اس شمارے میں

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | اقتباس | | 3 |
| | **اداریہ** | | |
| 2 | دستک | | 4 |
| | **قومی و بین الاقوامی** | | |
| 3 | فلسطینیوں کی نسل کشی اور ساؤتھ افریقہ کا عالمی عدالتِ انصاف میں اسرائیل کے خلاف مقدمہ | محمد محبوب | 5 |
| 4 | چیٹ جی پی ٹی (Chat GPT) کا مختصر تعارف | ندیم اقبال | 9 |
| | **تذکرہ** | | |
| 5 | اَحناف کے عظیم محدث امام مغلطائی بن قلیج (رحمۃ اللہ علیہ) | مفتی محمد صدیق خان قادری | 14 |
| | **صلائے عام** | | |
| 6 | سالانہ ملک گیر دورہ اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین (رپورٹ) | ادارہ | 17 |
| 7 | ”نیک ہونے کیلئے نیکوں کی صحبت چاہئے“ | صاحبزادہ سلطان احمد علی | 28 |
| | **گوشۂ تصوف** | | |
| 8 | کلام پیر سید محمد بہادر علی شاہ صاحب میں موسیقیت، نغمگی اور ترنم | مستحسن رضا جامی | 39 |
| 9 | واہ پیر محمد رمز بتائی | ارشد غوث اعوان | 44 |
| 10 | شمس العارفین | مترجم: سید امیر خان نیازی | 48 |
| 11 | Abyat e Bahoo | Translated by: M.A Khan | 49 |

| فی شمارہ نیوز پیپر | فی شمارہ آرٹ پیپر |
|---|---|
| 80 روپے | 110 روپے |
| سالانہ (ممبر شپ) 960 روپے | سالانہ (ممبر شپ) 1320 روپے |

| سعودی ریال | امریکی ڈالر | یورپین پونڈ |
|---|---|---|
| 800 | 400 | 280 |

اپنی بہترین اور مؤثر کاروباری تشہیر کیلئے مرآۃ العارفین میں اشتہار دیجئے رابطہ کیلئے: 0300-1275009

برائے خط و کتابت: ماہنامہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل P.O.Box No.11 جی پی او، لاہور E-mail: miratularifeen@hotmail.com
WWW.ALFAQR.NET, WWW.MIRRAT.COM

پبلشر سجاد علی چوہدری نے قاسم نعیم آرٹ پریس، بندر روڈ، لاہور سے چھپوا کر 8-BS-698 تاج کمپنی چوک نزد ایم سی بی چوہان روڈ بند روڈ لاہور سے شائع کیا

"ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی"

"پھر وہ جلوہ (اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم (ﷺ) سے) نزدیک ہوا- پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم- اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی"-(النجم:8-10)

"حضرت جریر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ تھے- پس آپ (ﷺ) نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو اعلانیہ دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھتے ہو"-

(سُنَنُ التِّرمذي، بَابٌ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللهِ)

سرِّ ربانی محبوبِ سبحانی غوث الاعظم محی الدین

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

فرمان

"پس ولی کامل سیّدی رسول اللہ (ﷺ) کی اُس ولایت کا حامل ہوتا ہے جو آپ (ﷺ) کی نبوت و باطن کا جزو ہے اور آپ (ﷺ) کی طرف سے اُس ولی کامل کے پاس امانت ہوتی ہے- اس سے مُراد وہ علماء ہر گز نہیں جنہوں نے محض علمِ ظاہر حاصل کر رکھا ہے کیونکہ اگر وہ ورثاء نبوی (ﷺ) میں داخل ہوں بھی تو اُن کا رشتہ ذوی الارحام کا سا ہے- پس وارثِ کامل وہ ہوتا ہے جو حقیقی اولاد ہو کیونکہ باپ سے اُس کا رشتہ تمام عصبی رشتہ داروں سے زیادہ قریب ہوتا ہے، پس بیٹا ظاہر باطن میں باپ کے اوصاف کا سِرّ (وارث) ہوتا ہے اسی لیے تو سیّدی رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: "علم کا ایک حصہ مخفی رکھا گیا ہے جسے علماء ربّانی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا"-

(سر الاسرار)

سُلطان العارفین

حضرت سُلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

فرمان

احد جد دتی وکھالی از خود ہویا فانی ھو
قرب وصال مقام نہ منزل ناں اوتھے جسم نہ جانی ھو
نہ اوتھے عشق محبت کائی نہ اوتھے کون مکانی ھو
عینوں عین تھیوسے باھو سرّ وحدت سبحانی ھو

(ابیاتِ باھُو)

فرمان علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

دے ولولہ شوق جسے لذت پرواز
کر سکتا ہے وہ ذرہ مہ و مہر کو تاراج
تو معنی و النجم، نہ سمجھا تو عجب کیا
ہے تیرا مد و جزر ابھی چاند کا محتاج

(ضربِ کلیم)

فرمان قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

**ایمان، اتحاد، تنظیم**

"مَیں سمجھتا ہوں کہ طلباء کی بڑی کثیر تعداد میں رائے دہندگان بھی ہیں اگر آپ اپنا یہ حق درست اشخاص اور جماعتوں کے لیے استعمال کریں تو آپ اپنے ملک کے مستقبل کو ڈھالنے میں عظیم کردار ادا کر سکتے ہیں- تاہم آپؒ نے طلباء کو تنبیہ کی کہ وہ مثالی باتوں کی رو میں نہ بہہ جائیں- وہ فوری مستقبل کو اپنے ذہن میں رکھیں"-

(نیند سے بیدار ہو جایئے اور اپنی تنظیم کیجئے، جلسہ عام میں طلباء کو مشورہ، لاہور، 14 اکتوبر 1936ء)

# مقبوضہ کشمیر پہ بھارتی سپریم کورٹ کا متعصبانہ فیصلہ اور دنیا کی مجرمانہ خاموشی

کشمیر پر گزشتہ قریباً 7 دہائیوں پر محیط بھارتی تسلط، جارحیت اور ظلم و بربریت قابلِ مذمت ہے- لیکن اس کے باوجود عالمی دنیا اور امن و انصاف کے علمبر دار ادارے اس مسئلے پہ چپ سادھے ہوئے ہیں- مسئلہ کشمیر دوسرا بڑا مسئلہ تھا جو سلامتی کونسل کے قیام کے بعد اس میں اٹھایا لیکن ابھی تک حل طلب ہے- اگر دیکھا جائے تو اِس وقت مقبوضہ کشمیر بھارت کے سامراجی عزائم کے رحم و کرم پر ہے اور کشمیری عوام کو ہر سطح پر بدترین ناانصافی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے-

حال ہی میں بھارتی سپریم کورٹ نے مقبوضہ جموں و کشمیر کو بھارت کے آئین میں خصوصی حیثیت دینے والے آرٹیکل 370 کی منسوخی اور اسے مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں تقسیم کرنے والے 5 اگست 2019ء کے متنازع فیصلے کے خلاف اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے ایک متعصبانہ فیصلہ جاری کیا ہے- جس کی توقع عوامی حلقوں میں پہلے سے کی جا رہی تھی- بھارتی سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں حکومت کی طرف سے غیر قانونی اقدامات کو بحال رکھا- عدالت نے یہ بھی کہا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کرنے کا صدر کا حکم آئینی طور پر درست ہے، بھارتی صدر کے پاس اختیارات ہیں اور آرٹیکل 370 مقبوضہ کشمیر کی شمولیت کو منجمد نہیں کرتا، عدالت نے بھارتی الیکشن کمیشن کو حکم دیا ہے کہ وہ 30 ستمبر 2024ء تک جموں و کشمیر میں انتخابات کا انعقاد کروائے- یاد رہے کہ 4 سال تک بھارتی حکومت نے اس معاملے کو لٹکائے رکھا، ججوں کی ریٹائرمنٹ اور سماعت سے معذرت کی بنا پر مختلف اوقات میں بنچز بنتے اور ٹوٹتے رہے-

بھارتی سپریم کورٹ کے اس متعصبانہ اور جانبدارانہ فیصلے کو ماہرین نے بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے- اس متعصبانہ فیصلے کے خلاف مقبوضہ جموں و کشمیر میں بسنے والے کشمیریوں کا ایک شدید ردِ عمل دیکھنے کو سامنے آیا- کل جماعتی حریت کانفرنس کے ساتھ ساتھ بھارت نواز سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں نے بھارت پر کڑی تنقید کی- دوسری طرف فیصلہ آنے کے بعد کشمیر میں سکیورٹی سخت کر دی گئی- میڈیا اطلاعات کے مطابق مقبوضہ جموں و کشمیر کے کچھ حصوں میں تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں حد سے زیادہ فوجی چوکیاں اور سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کی گئیں- بھارتی فوجیوں کی بڑی تعداد کو تعینات کیا گیا- ہر جگہ بلٹ پروف موبائل بنکر گاڑیاں گشت کرتی نظر آئیں جبکہ ہائی ٹیک سی سی ٹی وی کی نگرانی کو بڑھایا گیا-

حکومت پاکستان نے بھارتی سپریم کورٹ کے متنازع فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کی موجودگی میں بھارت یک طرفہ اقدامات نہیں کر سکتا- پاکستانی وزارت خارجہ کے مطابق، مقبوضہ جموں و کشمیر ایک بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ تنازعہ ہے، اس مسئلہ کا حتمی فیصلہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق کیا جانا ہے- آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے ارکان نے ہندوستان کی سپریم کورٹ کے متعصبانہ فیصلے کو یکسر مسترد کرتے ہوئے اسے اقوام متحدہ کی قراردوں کی خلاف ورزی قرار دیا-

مزید برآں! ایک طرف تو یہ متعصبانہ فیصلہ ہے جبکہ دوسری طرف کشمیر میں سال 2022ء کی طرح سال 2023ء میں بھارتی ظلم و جبر عروج پر رہا ہے- مثلاً بھارتی فوجیوں نے اپنی ریاستی دہشت گردی کی بلا امتیاز کارروائیوں میں 120 بے گناہ کشمیری شہید کئے- کشمیر میڈیا سروس کے ریسرچ سیکشن کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق شہید ہونے والوں میں سے 41 کو فرضی مقابلوں اور حراست میں شہید کیا گیا- رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ ان بھارتی اقدامات کے باعث 18 خواتین بیوہ اور 58 بچے یتیم ہوئے- بھارت کی ان کارروائیوں کے نتیجے میں 107 افراد زخمی ہوئے جبکہ بھارتی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کی طرف سے گھروں پر چھاپوں اور محاصرے اور تلاشی کی کارروائیوں کے دوران حریت رہنماؤں، کارکنوں، طلباء اور خواتین سمیت 3610 افراد کو گرفتار کیا گیا-

دُنیا جانتی ہے کہ مقبوضہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے اور آرٹیکل 370 کے منسوخ ہونے سے اس کی بین الاقوامی حیثیت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا- مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورتحال اور بھارتی سپریم کورٹ کے اس متعصبانہ فیصلے جیسے استبدادی ہتھکنڈوں کو سامنے رکھتے ہوئے اب وقت کا تقاضا ہے کہ اپنے اندر ضمیر رکھنے والا ہر مسلمان اپنے کشمیری مسلمان بھائیوں بہنوں کی آزادی کیلئے آواز اٹھائے- اگر حکمران اپنے اقتدار کی غفلتوں اور مفادات کی زنجیروں میں قید ہیں تو انہوں نے اپنی قبر میں جانا ہے اور ہر ایک دیگر نے اپنی اپنی قبر میں- اللہ پاک کی بارگاہ میں سب اپنے کئے کا جواب دیں گے- اس لئے ہر شخص اپنے ذمے کا فریضہ اپنی عاقبت کو سامنے رکھ کے دیانتداری سے ادا کرے-

# فلسطینیوں کی نسل کشی اور
## ساؤتھ افریقہ کا عالمی عدالتِ انصاف میں
# اسرائیل کے خلاف مقدمہ

محمد محبوب
(شعبہ سیاسیات و بین الاقوامی تعلقات - قائد اعظم یونیورسٹی)

### ابتدائیہ:

آج ہم جس مہذب اور ترقی یافتہ معاشروں کے بنائے ہوئے اصولوں اور قواعد وضوابط کے تحت زندگی گزار رہے ہیں وہ اصول پڑھنے پڑھانے اور لکھنے میں تو بہت اعلیٰ لگتے ہیں لیکن بدقسمتی سے وہ اصول ان معاشروں پر یا ان سے وابستگان پر لاگو نہیں ہوتے ہیں- اگر اس بات کو آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ اصول وضوابط بنانے والے خود ان سے ماوراء ہیں- یعنی طاقت کا کھیل ہی کھیلا جا رہا ہے- اگر وہ معاشرے اپنے اوپر اصول لاگو کرتے بھی ہیں تو لاگو کرتے وقت ایسی ایسی توجیہات نکال لیتے ہیں جس کی کوئی وجہ بھی سامنے نہیں آتی ہے- یہیں سے ان مہذب اقوام کے دوہرے معیارات کھل کر سامنے آنا شروع ہو جاتے ہیں- انہی اصولوں کے تحت ان معاشروں نے مختلف اداروں کا قیام عمل میں لایا- وہ ادارے اصولوں پر چلنے کی بجائے افراد اور اقوام کی خواہشات پر چل رہے ہیں- اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل ہو، عالمی عدالت انصاف ہو یا ان کی طرز کے دیگر ادارے ہوں محض مفادات کے تحفظ کا ایک آلہ کار بن چکے ہیں- غیر تو دور کی بات اپنوں نے بھی جن قواعد وضوابط کے تحت اداروں کا قیام عمل میں لایا تھا وہ بھی اسی روش پر چل پڑا ہے- اسلامی دنیا میں دہائیوں سے پیدا ہونے والے خلیج کی وجہ سے آج غزہ لہولہان ہے- کشمیر سلگ رہا ہے- روہنگیائی مسلمان دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور اُمہ انتشار کا شکار ہے- او آئی سی محض لفظی کلامی باتوں اور قراردادوں کے علاوہ آگے بڑھنے میں ناکام ہے- گزشتہ تین مہینوں سے غزہ میں بسنے والے انسان سبزی اور پھل کی طرح کاٹے جا رہے ہیں- گولی، بارود تو دور کی بات بھوک و افلاس اور غیر یقینی صورتحال بھی قیامت سے کم نہیں ہے- ایسی صورتحال میں جنوبی افریقہ کی طرف سے غزہ میں بسنے والے مظلوم فلسطینیوں کی ظالم اور جابر اسرائیلی افواج کے ہاتھوں نسل کشی کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ دائر کرنا مظلوم کیلئے ایک امید اور روشنی کی کرن بن کر سامنے آیا ہے-

زیر نظر مضمون میں ہم حالیہ چند دنوں میں مظلوم فلسطینیوں پر اسرائیلی قابض فوج کی نسل کشی، عالمی اداروں اور طاقتوں کی بے حسی اور جنوبی افریقہ کا دائر مقدمے کی اہمیت اور قانونی توجہات بیان کرنے کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ مرتب ہونے والے اثرات کا بھی جائزہ لیں گے-

### اسرائیلیوں کی غزہ میں بسنے والوں کی حالیہ نسل کشی کے اعداد وشمار کا جائزہ:

7 اکتوبر 2023ء سے لے کر تادم تحریر غزہ پر اسرائیلی جارحیت اور جنگی کارروائیوں کے نتیجے میں 10 ہزار معصوم بچوں سمیت 26422 افراد شہید جبکہ 65087 افراد زخمی ہو چکے ہیں- غزہ میں تشدد سے بچ جانے والے بچے ناقابل بیان ہولناکیوں کو برداشت کر رہے ہیں، جن میں زندگی بدل دینے والے زخم، جلنا، بیماری، ناکافی طبی دیکھ بھال اور اپنے والدین اور دیگر پیاروں کو کھونا شامل ہیں- یونیسیف کے مطابق غزہ میں 370 سکول تباہ جبکہ WHO کے مطابق، غزہ میں 94 ہسپتالوں اور صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات پر حملہ کیا گیا- یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق 1000 سے زیادہ فلسطینی

بچوں کی ایک یا دونوں ٹانگیں ضائع ہوئیں۔ اسرائیلی اقدامات کیے باعث 85 فیصد سے زائد افراد دربدر ہو چکے ہیں۔ 100 سے کم دنوں میں ہزاروں افراد کی شہادت، اسرائیلی بربریت اور جارحیت کے نتیجے میں معصوم فلسطینیوں کی نسل کشی، واضح مثال ہے۔

برطانیہ میں قائم گروپ Oxfam کے مطابق:

*"Gaza daily deaths exceed all other major conflicts in the 21st century".*

"غزہ میں روزانہ ہونے والی اموات 21ویں صدی کے دیگر تمام بڑے تنازعات سے زیادہ ہیں"۔

*"Israel's military is killing Palestinians at an average rate of 250 people a day, which massively exceeds the daily death toll of any other major conflict of recent years".*

"اسرائیلی فوج روزانہ اوسطاً 250 افراد کی شرح سے فلسطینیوں کو قتل کر رہی ہے، جو کہ حالیہ برسوں کے کسی بھی دوسرے بڑے تنازع میں ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد سے زیادہ ہے"۔

ہیومن رائٹس واچ کا یہ بھی کہنا ہے کہ غزہ پر اسرائیل کی کاروائیاں میں "اجتماعی سزاؤں کی کارروائیاں جو جنگی جرائم کے مترادف ہیں" شامل ہیں۔

## نسل کشی کی تعریف:

اقوام متحدہ کے 1948ء میں جاری کردہ نسل کشی کنونشن (The Genocide Convention) کے آرٹیکل 1 اور 2 کے مطابق، نسل کشی کی تعریف یہ ہے کہ

*"Acts committed with intent to destroy, in whole or in part, a national, ethnic, racial or religious group."*

"کسی قومی، نسلی، نسلی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے کے طور پر کیے جانے والے اقدامات نسل کشی ہیں"۔

اقوام متحدہ کی تعریف کے مطابق درج ذیل اقدامات نسل کشی مترادف آتے ہیں:

- گروپ کے ارکان کو قتل کرنا۔
- گروپ کے ارکان کو شدت کے ساتھ جسمانی یا نفسیاتی نقصان پہنچانا۔
- جان بوجھ کر گروپ کو زندگی کے ایسے حالات کے تابع کرنا جس کا مقصد اسے جسمانی طور پر، مکمل یا جزوی طور پر تباہ (Physical Destruction) کرنا ہے۔
- گروپ میں بچوں کی پیدائش کو روکنے کیلئے اقدامات نافذ کرنا۔
- بچوں کو گروپ سے دوسرے گروپ میں زبردستی منتقل کرنا۔

ایسے اقدامات کو آرٹیکل 3 میں Genocide کے زمرے بیان کیا گیا ہے۔

اگر 7 اکتوبر کے بعد سے اسرائیلی اقدامات کا بغور جائزہ لیا جائے تو واضح معلوم ہوتا ہے محض 10 ہزار سے زائد بچوں کی شہادت، ہزاروں کی تعداد میں سویلین کا قتل عام، اسرائیلی حکام کی جانب سے غزہ رہائشی بستیوں کا صفایا کرنے اور فلسطینیوں کو قتل کرنے کا مطالبہ کرنے والی عوامی تقاریر، اسرائیلی "ارادوں" کو واضح کرتی ہے جو فلسطینیوں کی نسل کشی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

## عالمی عدالت انصاف، مینڈیٹ اور اس کی ذمہ داریاں:

عالمی عدالت انصاف، اقوام متحدہ کے چھ اہم حصوں میں سے ایک انتہائی حصہ یعنی عدالت ہے جو کہ نیدرلینڈ کے شہر ہیگ میں واقع ہے جس کا قیام دوسری عالمی جنگ کے بعد ہوا۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 93 کے مطابق تمام ممالک اس عدالت کے رکن ہیں۔ اس عدالت کا مقصد ریاستوں کے درمیان تنازعات کا حل نکالنا اور قانونی معاملات میں قانونی مشورہ دینا ہے۔ عدالت کے دائرہ اختیار میں 1948ء کے نسل کشی کنونشن سے متعلق تنازعات پر غور کرنا ہے۔ کوئی بھی ملک عالمی عدالت انصاف کے سامنے مقدمہ لے جا سکتا ہے۔ یہ 15 ججوں پر مشتمل ہے، جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کے ذریعے نو سال کی مدت کے لیے منتخب کئے جاتے ہیں۔ عدالت کے ارکان اپنی حکومتوں کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ آزاد مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔ ICJ واحد بین الاقوامی عدالت ہے جو عالمی امن اور سلامتی

میں اہم کردار ادا کرتا ہے، جس سے ممالک کو تنازعات کا سہارا لیے بغیر مسائل کو حل کرنے کا راستہ فراہم ہوتا ہے-

## ساؤتھ افریقہ کا عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ:

29 دسمبر 2023ء کو جنوبی افریقہ نے آرٹیکل 36، پیراگراف36 کے تحتStatute of Courtاور جینوسائیڈ کنونشن کے آرٹیکل 9 کے تحت اسرائیل کو غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کا مرتکب قرار دیتے ہوئے عالمی عدالت انصاف میں 84 صفحات پر مشتمل درخواست دائر کی تھی- جس کی سماعت 11 اور 12 جنوری 2024ء کو ہوئی- اس درخواست میں ساؤتھ افریقہ نے کہا کہ:

*"Israeli actions are genocidal in character because they are intended to bring about the destruction of a substantial part of the Palestinian national, racial and ethnical group."*

"اسرائیل کے اقدامات نسل کشی کے مترادف ہیں کیونکہ ان کا مقصد غزہ میں فلسطینیوں کے ایک اہم حصے کو تباہ کرنا ہے"-

جنوبی افریقہ نے عالمی عدالت انصاف سے عارضی اقدامات (یا عبوری احکامات) اٹھانے کی درخواست کی ہے جس میں اسرائیل کو غزہ میں اپنی فوجی کارروائیوں کو فوری طور پر معطل کرنا جیسے اقدامات اٹھانا شامل ہے- اس کے علاوہ خاص طور پر، جنوبی افریقہ کی درخواست میں اسرائیل کی طرف سے "ناکہ بندی کی وجہ سے محصور فلسطینیوں کے لیے ضروری خوراک، پانی، ادویات، ایندھن، پناہ گاہ اور دیگر انسانی امداد فراہم کرنے یا اس کو یقینی بنانے میں ناکامی کے ساتھ ساتھ ان پر مسلسل بمباری کی بھی تفصیلات دی گئی ہے"- ان اسرائیلی اقدامات کے باعث 1.9 ملین افراد کا غزہ سے انخلاء یا 85 فیصد آبادی اپنے گھروں سے نکل کر انہیں چھوٹے علاقوں میں منتقل ہو چکی ہے، جو نامناسب پناہ گاہ کے بغیر کھلے آسمان تلے زندگی گزار رہے ہیں- جہاں ان پر اسرائیلی حملے، انہیں مارے جانے اور نقصان پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے-

درخواست میں شامل کیے گئے دلائل کے مطابق، "اسرائیل کی غزہ میں کارروائیوں کا مقصد فلسطینیوں کو قتل کرنا، انہیں شدید جسمانی اور ذہنی اذیت پہنچانا ہے- جن کا مقصد "ایک گروہ کے طور پر ان کی جسمانی تباہی کو حاصل کرنا" ہے- یہ کہا گیا ہے کہ اسرائیلی حکام کے ایسے عوامی بیانات منظر عام پر ہیں جن میں فلسطینیوں کی تباہی کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے-

ICJ جنوبی افریقہ کی طرف سے اسرائیل کی فوجی مہم کو معطل کرنے کی درخواست پر جلد فیصلہ کر سکتا ہے-

یہ اصولی طور پر فلسطینیوں کو اس سے بچائے گا جسے بالآخر نسل کشی قرار دیا جا سکتا ہے- لیکن اس بارے میں حتمی فیصلہ کہ آیا اسرائیل نسل کشی کر رہا ہے کئی سال لگ سکتے ہیں-

## جنوبی افریقہ کے اقدام پر ردعمل:

دنیا بھر میں مظلوم فلسطینیوں کے حق میں عالمی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کا مقدمہ دائر کرنے پر جنوبی افریقہ کے اقدام کو سراہا گیا- فلسطین میں حکومتی اور عوامی سطح پر ریلیوں کا انعقاد کیا گیا- اس کے علاوہ پاکستان سمیت OIC کے ممبر ممالک نے اس اقدام کو سراہا- پاکستان کے دفتر خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ جنوبی افریقہ کی جانب سے عالمی عدالت انصاف کے سامنے درخواست کی مکمل حمایت کرتا ہے- ان کے مطابق پاکستان کو بھی یہی تحفظات ہیں جو درخواست میں بیان کیے گئے ہیں- امریکہ سمیت متعدد ممالک کے اسرائیل کی حمایت میں بیانات جاری کئے گئے اور اپنی حمایت کا اعادہ کیا گیا-

## عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ کی سماعت اور رولنگ:

عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ کی سماعت 11 اور 12 جنوری 2024ء کو منعقد ہوئی- سماعت کے پہلے دن جنوبی

افریقہ کے وکیل ٹیمبیکا نگوکیتوبی نے عدالت کو بتایا کہ اسرائیل کا غزہ کو "تباہ" کرنے کا منصوبہ "ریاست کے اعلیٰ حکام" کی جانب سے آیا-

*"Israel's political leaders, military commanders and persons holding official positions have systematically and in explicit terms declared their genocidal intent".*

"اسرائیل کے سیاسی رہنماؤں، فوجی کمانڈروں اور سرکاری عہدوں پر فائز افراد نے منظم طریقے سے اور واضح الفاظ میں اپنے نسل کشی کے ارادے کا اعلان کیا ہے"-

وکیل عدیلہ حاسم نے عدالت کو بتایا کہ "ہر روز فلسطینی عوام کی جان، مال اور عزت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے- اس عدالت کے حکم کے علاوہ اس سب کو کوئی اور چیز نہیں روک سکتی"-

سماعت کے دوسرے دن اسرائیل نے اپنے دفاع میں بیان دیتے جنوبی افریقہ کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا-

دو روزہ سماعت کے اختتام پر عالمی عدالت انصاف نے ایک نوٹیفیکیشن جاری کرتے ہوئے اعلان کیا کہ:

"عدالت اب اس پر بحث شروع کرے گی- عدالت کا فیصلہ عوامی اجلاس میں سنایا جائے گا، جس کی تاریخ کا اعلان مناسب وقت میں کیا جائے گا"-

عدالت کے باہر ہزاروں کی تعداد میں فلسطین حامی مظاہرین نے اسرائیل کی فوجی کارروائیاں بند کرنے کا مطالبہ کیا-

26 جنوری 2024ء کو عالمی عدالتِ انصاف نے اپنی رولنگ جاری کی- اس رولنگ میں عدالت نے اسرائیل کی، جنوبی افریقہ کا کیس نہ سننے کی درخواست مسترد کرتے ہوئے یہ قرار دیا کہ اس کے پاس جنوبی افریقہ کی جانب سے اسرائیل کے خلاف غزہ میں مبینہ نسل کشی سے متعلق کیس سننے کا اختیار ہے- عدالت نے اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ اپنے اختیار میں موجود تمام اقدامات اٹھائے تاکہ غزہ میں نسل کشی کے مترادف واقعات سے بچا جا سکے اور نسل کشی پر اُکسانے والوں کو سزا دی جائے- عالمی عدالت انصاف کے اس فیصلے کی 15 ججوں نے حمایت جبکہ 2 ججوں نے مخالفت کی- یوں عالمی عدالت انصاف کے ہنگامی احکامات 2-15 کی اکثریت سے منظور ہوئے- یہاں یہ بات یاد رہے کہ عالمی عدالت انصاف نے اسرائیل کو فوراً جنگ بندی کا حکم نہیں دیا ہے- عبوری احکامات کے لئے ساؤتھ افریقہ نے عالمی عدالت انصاف سے فوراً جنگ بندی کا مطالبہ کیا تھا- چونکہ حالیہ فیصلہ دونوں پارٹیز پر bindingہوتا ہے، لیکن عالمی عدالت انصاف کو اس فیصلے پہ مکمل عمل درآمد ہونے کا اختیار نہیں ہے- اس لئے یہ معاملہ سلامتی کونسل میں لے جایا جائے گا- اس لئے وہاں اگر کوئی قرارداد منظور نہ ہو سکی تو اسرائیلی فوج اپنے جارحیت کو برقرار رکھ سکتی ہے اور فلسطینی یونہی مظالم سہتے رہیں گے-

## اختتامیہ:

جنوبی افریقہ کا اسرائیل کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ کئی حوالوں سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے- مغربی میڈیا میں صرف اسرائیلی بیانیہ چلنے کے باعث اب دو روزہ سماعت کے بعد پوری دنیا میں فلسطینیوں کا کیس سنا گیا جس پر عالمی عدالت انصاف نے بھی ابھی رولنگ دے دی ہے- غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کے متعلق نہ صرف انسانی حقوق کی تنظیموں کو متنبہ کیا بلکہ اب باقاعدہ اسرائیلی رہنماؤں کے بیانات کی روشنی میں نسل کشی کیا گیا- یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ کیس جابر اور قابض طاقت کے خلاف ایک خود مختار ریاست کی جانب سے دائر کیا گیا ہے اس لئے Occupier اور Occupied کی تفریق واضح ہونی چاہیے- اس بات بھی میں کوئی شک نہیں ہے کہ فلسطینیوں کے خلاف جاری جارحیت اور کارروائیاں جنگی جرائم ہیں جو انسانیت کے خلاف جرم اور نسل کشی کے مترادف ہے- فلسطینیوں کی نسل کشی سے متعلق عدالت کی رولنگ مکمل انصاف کی فراہمی کو یقینی نہیں بناتی کیونکہ فلسطینیوں کا قتل ویسے جاری ہے- اس لئے عالمی عدالت انصاف کو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرتے ہوئے اپنے فیصلے پر عملدرآمد کروا کر انصاف کی فراہمی یقینی بنانی چاہیئے-

☆☆☆

# چیٹ جی پی ٹی کا مختصر تعارف

ندیم اقبال

## چیٹ جی پی ٹی کیا ہے؟

2023ء سے اب تک بہت سے نئے سوفٹ وئیر متعارف کروائے گئے لیکن ایک ایسا سوفٹ وئیر جس نے دنوں میں مقبولیت حاصل کی، وہ سوفٹ وئیر "چیٹ جی پی ٹی" ہے جسے دنیا کا ہر شخص اپنے کاروباری، علمی، عملی، فن، ڈویلپنگ، ڈیزائننگ، میوزک اور شعبے کی مصروفیات کے پیش نظر اپنے فن میں تحقیق اور مشکل وقت میں اُس چیز کا حل تلاش کر سکتا ہے- چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) ایک چیٹ بوٹ (Chat Bot) سافٹ وئیر ہے جو کہ کمپیوٹر، موبائل یا انٹرنیٹ صارفین اپنے ڈیوائسز پر اکاونٹ بنا کر استعمال کر سکتے ہیں جس میں جی پی ٹی کا انٹرفیس اوپن ہوتا ہے جس میں سب سے نیچے لکھنے کا آپشن موجود ہوتا ہے- جس پر چیٹ جی پی ٹی یوزر کے لکھے گئے سوالات کے جواب دنیا کی ہر زبان (Language) میں فراہم کر سکتا ہے- لیکن چیٹ جی پی ٹی کا فری ورژن 3.5 صرف انگلش زبان میں پوچھے گئے سوالات کا موثر انداز میں جواب فراہم کرتا ہے- بہت سے چیٹ بوٹس (Chat Bots) یوزر سے کی گئی گفتگو یا پوچھے گئے سوالات کی ہسٹری یاد نہیں رکھتے لیکن چیٹ جی پی ٹی یوزر کے پہلے پوچھے گئے سوالات یاد رکھتا ہے اور اس بنیاد پر پوچھے گئے سوال کا بہتر انداز میں جواب دیتا ہے- لکھے گئے سوالات کے جواب ڈھونڈنے کیلئے گوگل سرچ انجن کی طرح دِقت پیش نہیں آتی-

قارئین نے 2023 سے اب تک مقبول نام جسے دنیا جی پی ٹی کہتی ہے وہ سنا تو ہوگا یہ لفظ خود کیا ہے؟ اور اس لفظ کے اندر چھپی حقیقت کیا ہے؟

اگر ہم اس لفظ کو انگلش میں لکھیں تو GPT (Generative Pre-trained Transformer) کا مخفف ہے- جس کا مطلب یہ ہے کہ "پہلے سے مرتب/ٹرینڈ کیا گیا ڈیٹا کو پیدا (Generate) کرنے والا"- چیٹ کا مطلب "لکھ کر پوچھے جانے والا سوال" کے ہیں یعنی کہ ٹائپ کیا گیا سوال جو بھی پوچھیں گے وہ پہلے سے مرتب/ٹرینڈ کیے گئے ڈیٹا کے مطابق اُس کا جواب دے گا- یہاں اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے سے مرتب/ٹرینڈ کئے گئے ڈیٹا سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ گوگل جو ایک پاورفل سرچ انجن ہے جس نے دنیا کا سب ڈیٹا محفوظ کیا ہوا ہے اُسی طرح چیٹ جی پی ٹی نے اپنے چیٹ بوٹ ماڈل کو انٹرنیٹ سے ٹیکسٹ ڈیٹا بیس کا استعمال کرتے ہوئے تربیت دی تھی جس میں انٹرنیٹ پر کتابوں، ویب ٹیکسٹس، ویکیپیڈیا، مضامین اور دیگر تحریروں سے حاصل کردہ GB570 ڈیٹا شامل ہے- اس سے بھی زیادہ درست ہونے کے لیے، سسٹم میں 300 بلین الفاظ شامل کئے گئے ہیں-[1] اس مرحلے تک پہنچنے کے لیے جہاں یہ ایسا کر سکتا ہے، ماڈل ایک زیر نگرانی جانچ کے مرحلے سے گزرا ہے-

## Open Artificial Intelligence
## OpenAI کیا ہے؟

[1] https://www.sciencefocus.com/future-technology/gpt-3

Chat GPT کو فرانسسکو میں موجود ( OPEN Artificial Intelligence) نے 30 نومبر 2022ء میں متعارف کروایا- OPEN AI بنیادی طور پر ایک مصنوعی ذہانت کی تحقیقی لیبارٹری ہے جسے 2015ء میں بنایا گیا تھا- جس کا بنیادی مقصد Artificial General Intelligence یعنی عام چیزوں میں مصنوعی ذہانت کا استعمال ہے- چیٹ جی پی ٹی OPEN AI ریسرچ کمپنی کی طرف سے مصنوعی ذہانت سے چلنے والا چیٹ بوٹ ہے جو انگلش اور دنیا کی ہر بولی جانے والی زبانوں میں یوزر کے پوچھے گئے سوالات کا ممکنہ جواب فراہم کرتا ہے- یہ کمپنی مصنوعی ذہانت رکھنے والے چیٹ بوٹ کو اپنے پاس موجود ڈیٹا سیٹ پر ٹرینڈ کرتا ہے اور کسی بھی موضوع بارے پوچھے جانے والے سوالات پر ChatGPT نیورل ایلگورتھم اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے ایک جواب پیدا کرتا ہے جو پوچھے گئے سوال کے جواب سے عین مطابقت رکھتا ہے- جس میں کوڈ لکھنے، موسیقی کمپوز کرنے، امتحانی مشکل سوالات کے جوابات دینے اور مختصر مضامین اور مضامین تیار کرنا بھی شامل ہے- یاد رہے کہ اوپن اے آئی سے پہلے GPT-3 اور Dell-E-3 جیسے اے آئی ٹولز بھی بنا چکی ہے جس میں یوزر ٹیکسٹ کے ذریعے تصاویر بنا سکتے ہیں-

## کیا چیٹ جی پی ٹی نے گوگل سرچ انجن کو مات دے دی؟

چیٹ جی پی ٹی سے پہلے گوگل نے کئی دہائیوں تک انٹرنیٹ پر راج کیا جس کی ایک بڑی نشانی یہ تھی کہ کسی شخص سے پوچھے جانے والے سوال جس کا وہ جواب دینے سے قاصر ہوتا وہ صرف یہ لفظ کہتا تھا کہ "Just Google it" لیکن اب دور اور ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ سننے اور کہنے والے لفظ بھی تبدیل ہو چکے ہیں- اب "Just search from ChatGPT" بولنے اور سننے کو ملتا ہے- گوگل سرچ انجن میں یوزر کو اپنے پوچھے گئے سوال کے مطابق جواب خود ڈھونڈنا پڑتا ہے لیکن چیٹ جی پی ٹی آپ کے سوالات کے مطابق جواب مرتب (Generate) کر کے فراہم کرتا ہے- لیکن کسی مکالمہ / بحث / تحقیق / کے درست جوابات حاصل کرنے کیلئے بوٹ (Bot) کو درست انگلش سمجھانا بہت ضروری ہے- اگر اردو بھی آتی ہے تو اس سے بھی چیٹ جی پی ٹی آپ کی مدد کر سکتا ہے لیکن انگلش میں اس کے جوابات قدرے زیادہ درست ہوتے ہیں-

## پیراڈائم (Paradigm) تبدیل ہونے کی وجہ

COVID-19 کے بعد ٹیکنالوجی میں جتنی تیزی سے تبدیلی آئی ہے شاید ہمیں اُس کا اندازہ لگانا مشکل ہے- جس سے پوری دنیا بزنس، کرنسی، تعلیم، جابز، ڈیلیوری سسٹم، ہیلتھ، فن، خرید و فروخت کے حوالے سے سب آن لائن شفٹ ہوئی ہے جس میں گھر بیٹھے international ڈگری اور کورسز کرنا- Remote Job، Work from Home، بہت سی یونیورسٹیاں، کالجز اور اکادمیوں میں طالب علم آن لائن تعلیم حاصل کرتے ہیں جس میں اُن کو گھر بیٹھے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی بھی حاصل ہوئی ہیں- یہ سب کورونا کے دوران Develop ہوا ہے-

## چیٹ جی پی ٹی کی خصوصیات

OpenAI نے ChatGPT کو انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع سے معلومات کا استعمال کرتے ہوئے Trained کیا ہے جس میں دو لوگوں کے درمیان Debate اور بات چیت بھی شامل ہے، جس سے یہ الگورتھم سیکھ کر انسان جیسی تحریر تیار کر سکے یہ انسانی دماغ سے ملتا جلتا کام بہت احسن طریقے سے سر انجام دیتا ہے- چیٹ جی پی ٹی کا استعمال بہت سے شعبوں میں ترقی اور آسانی لانے کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے جیسا کہ پیچیدہ سائنسی تصورات کی وضاحت، پروگرامنگ میں استعمال ہونے والی کوڈنگ، تخلیقی مضمون نویسی، لطیفے، نظمیں اور کسی بھی موضوع پر لکھی جانے والی کہانیاں شامل ہیں-

1. چیٹ جی پی ٹی بوٹ انسان جیسی آواز میں سوال کا جواب دیتا ہے- اوپن اے آئی ٹیکسٹ سے سپیچ ماڈل کی مدد سے صرف چند سیکنڈ پر مشتمل تقریر کی آڈیو انسانی آواز میں تیار کر سکتا ہے-
2. موبائل فون میں ڈرائنگ ٹول کے استعمال سے تصویر کے مخصوص حصے پر توجہ مرکوز کرنے کی سہولت بھی دیتا ہے-
3. GPT-3.5, GPT-4 کی مدد سے تصاویر کی پہچان کیلئے ملٹی ماڈل فیچر جو اصل اور نقل تصاویر میں پہچان کر سکتا ہے، اس سے نقلی تصاویر کی پہچان ہو سکے گی-
4. ڈولپرز اور گرافک / ویب ڈیزائنر کیلئے چیٹ جی پی ٹی نے کوڈ کو تلاش کرنے اور تصاویر کو بنانے کا عمل بھی بہت آسان کر دیا جس سے ڈولپرز اور ڈیزائنر کو ٹائم کی بچت اور کام کی جلد تکمیل حاصل ہوئی ہے-
5. طالب علموں کیلئے چیٹ جی پی ٹی نے آسانیاں پیدا کر دیں جہاں سکول / کالجز / یونیورسٹی میں پوچھے گئے تجزیاتی سوالات کے جواب آسانی سے ڈھونڈ سکتے ہیں- لیکن بہت سے ممالک نے ایجوکیشن سسٹم میں چیٹ جی پی ٹی کا استعمال بین کر دیا اور جی پی ٹی سے مرتب کیا گیا ڈیٹا کو خاص ٹول میں ڈال کر جانچا جاتا ہے-
6. چیٹ جی پی ٹی استعمال کرنے والے اپنی سی وی (Curriculum Vitae) کو اپنی ضرورت کے مطابق بہتر بنا سکتے ہیں-
7. ملازمت کیلئے انٹرویو کی تیاری بھی چیٹ جی پی ٹی کی مدد سے کی جا سکتی ہے جس سے جی پی ٹی انٹرویو میں پوچھے جانے والے سوال کے جواب بھی دکھا دیتا ہے جس سے ملازمت حاصل کرنے کے چانسز بڑھ جاتے ہیں-
8. کھانا بنانے کیلئے کسی استاد کی ضرورت نہیں! اگر کھانا بنانا چاہتے ہیں صرف ڈش کا نام لکھیں تو ڈش بنانے کا پروسیس چیٹ جی پی ٹی آپ سے شئیر کر دے گا- جس سے کھانا آپ خود بنا کر داد وصول کر سکتے ہیں-
9. فلم بنانے کیلئے بھی یوزر چیٹ جی پی ٹی سے مدد حاصل کر سکتا ہے جس سے وہ ایک فلم بنانے کا تمام پروسیس یوزر کو شئیر کر دے گا جس سے یوزر فلم بنا کر روزگار کما سکتا ہے-
10. ChatGPT، 100 سے زیادہ مختلف زبانوں کو سمجھتا ہے یہ آپ کو ہسپانوی، فرانسیسی، جرمن، اطالوی، چینی، جاپانی وغیرہ سیکھنے میں بھی مدد کر سکتا ہے- آپ ChatGPT کے ساتھ کسی دوسری زبان میں مکمل گفتگو کر سکتے ہیں، جس سے گفتگو کی مہارت کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے- چیٹ جی پی ٹی آپ کے پاس ہمیشہ بات چیت کا ساتھی ہو گا-[2]
11. چیٹ جی پی ٹی نے ڈولپرز کی زندگی بہت سائل کی ہے جس سے کوڈ کی تلاش، کوڈنگ میں بگ (Bug) کو ڈھونڈنا اور درستگی شامل ہے-
12. چیٹ جی پی ٹی کی مدد سے متعدد گیمز بھی کھیلی جا سکتی ہیں کیونکہ یہ چیٹ بوٹ ہے جس کی وجہ سے زیادہ تر گیمز الفاظ کی صورت میں ہی کھیلی جا سکتی ہیں-

## چیٹ جی پی ٹی کی اقسام اور چیٹ جی پی ٹی کا موجودہ ورژن فور

OpenAI کے ذریعہ تیار کردہ GPT ماڈل کے کئی ورژن ہیں- ہر ورژن میں قدرتی زبان میں بہتری اور سمجھنے میں پیش رفت کو شامل کرتے ہوئے نیا ورژن پچھلے کے مقابلے میں زیادہ بہتر اور مؤثر ہے- OpenAI نے اب تک چیٹ جی پی ٹی کے 4 ورژن متعارف کروائے ہیں جس کی ابتداء ChatGPT-01 سے ہوئی، اس کی ٹیسٹنگ مختلف گروپس، کمپنیوں اور لوگوں سے کی جاتی ہے جو اُس ورژن پر اپنا فیڈ بیک دیتے ہیں جس کی بنا پر الگورتھم میں تبدیلی کی جاتی ہے اور اس میں ہر آنے والا ورژن پہلے ورژن سے بہت زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے- ChatGPT-3.5 ورژن نے پروٹوٹائپ اور فری ہونے کی وجہ سے بہت جلد شہرت حاصل کی اور عوامی فیڈ بیک کے بعد کمپنی نے بہت جلد ChatGPT-4 متعارف کرانے کا فیصلہ کیا جو 3.5 ورژن سے زیادہ مؤثر ہے-

OpenAI نے ChatGPT-4 میں نئے فیچرز شامل کیے ہیں جو تحریری سوالات کے ساتھ ساتھ بولنے، سننے اور دیکھنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے- جس میں بچوں کو سوتے وقت تلاوت / نعت / کلام / موسیقی اور کہانی سنانا شامل ہے-

[2]https://www.microsoft.com/en-us/microsoft-365-life-hacks/writing/using-chatgpt-for-foreign-language-learning

اس میں سابقہ اور موجودہ تصاویر پر ردعمل جس میں پاسپورٹ شناخت کرنے اور امتحانات میں طالب علم شناخت کرنے میں آسانی پیدا ہوگی- یوزر کے کسی معاملات میں مشورہ مانگنے پر یوزر کی رہنمائی، حتیٰ کہ چیٹ جی پی ٹی سے کسی آلہ / ڈیوائس اور مشین کو ٹھیک کرنے کا مشورہ بھی مانگ سکتے ہیں-لیکن کمپنی نے فیس ادا کرنے والوں کو اس کے استعمال کی اجازت دی ہے-

چیٹ جی پی ٹی کو بولنے اور سننے کے قابل بنانے سے یہ سری (Siri) جو ایک ورچوئل اسسٹنٹ ہے جسے Apple.inc نے اپنے iOS، iPad، watch اور macOS آپریٹنگ سسٹمز کے لیے تیار کیا ہے- یہ آواز پر قابو پانے والا، ذہین پرسنل اسسٹنٹ ہے جو یوزر کے حکم کی ترجمانی اور جواب دینے کے لیے قدرتی زبان اور اسپیچ ریکگنیشن کا استعمال کرتا ہے- سری کو پہلی بار اکتوبر 2011 میں آئی فون S4 کے ساتھ متعارف کرایا گیا تھا-[3] الیکسا(Alexa)جو ایک ورچوئل اسسٹنٹ ہے جسے ایمیزون نے ایکو ڈیوائسز کے ساتھ ساتھ دیگر تھرڈ پارٹی ڈیوائسز میں استعمال کرنے کے لیے تیار کیا ہے-Alexa کو وائس کا جواب دینے، یوزر کو وائس معلومات فراہم کرنے اور سمارٹ ہوم ڈیوائسز کو کنٹرول کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے- یہ مختلف قسم کے کمانڈز اور پوچھ گچھ کو سمجھنے اور ان کا جواب دینے کے لیے قدرتی زبان اور مشین لرننگ کا استعمال کرتا ہے- جیسا کہ ایک پلیٹ فارم بن جائے گا جس سے یوزر بات کر سکیں گے اور بول کر اسے ہدایات دے سکیں گے اور وہ بول کر یوزر کو جوابات دے گا-

## چیٹ جی پی ٹی کی حدود:

ChatGPT کا استعمال زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے کیلئے مفید ثابت ہو سکتا ہے، خاص طور پر طالب علم کیلئے جو امتحان کی تیاری، ہوم ورک اسائنمنٹس، یا تعلیمی تحریر میں مدد فراہم کرتا ہے- یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ چیٹ جی پی ٹی جیسے اے آئی ماڈل کو اب بھی ٹرینڈ کیا جا رہا ہے- جس میں موجودہ حدود بھی شامل ہیں:

## غلط جوابات

ChatGPT میں مسلسل ترقی ہو رہی ہے اور اس کے ماڈل کو نئے ڈیٹا کے ساتھ ٹرینڈ کیا جا رہا ہے تو اس سے لامحالہ غلطیاں ہو سکتی ہیں - اپنے کام میں استعمال کرتے ہوئے اس کے جزیٹ کئے ہوئے جواب کو دوبار چیک کرنا بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ حقائق پر مبنی اور استدلال کی غلطیاں کر سکتا ہے-ماہر موضوعات جیسے گرائمر یا ریاضی کے بارے پیچیدہ سوال کے جواب دینے میں قابل بھروسہ نہیں ہے جسے قابل اعتماد ذرائع کے ساتھ دو بار چیک کریں- ChatGPT نے متعدد جگہ غیر موجود قانونی دفعات کا حوالہ دیا ہے جو اس نے یہ کہنے سے بچنے کیلئے جواب دیئے ہیں کہ "اسے کوئی جواب معلوم نہیں ہے"-

## متعصب جوابات

ChatGPT میں AI ٹولز کا وسیع پیمانے پر استعمال ثقافتی اور نسلی شائستگی کو نقصان پہنچا سکتا ہے-اگر متعصب اندازوں سے وہ علم کے حصول کا تعین کرتا ہے تو اس بات کے امکانات ہیں کہ متعصبانہ نتائج برآمد ہوں گے - اگرچہ یہ ایک چیلنج ہے جس کا سامنا تقریباً ہر AI ٹول کو کرنا پڑتا ہے، لیکن بڑے پیمانے پر ٹیکنالوجی تعصب مستقبل میں ایک اہم مسئلے کی نمائندگی کرتا ہے-

## انسانی بصیرت کا فقدان

اگرچہ ChatGPT مخصوص سوالات کے جوابات پیدا کرنے میں کافی ماہر ہے، لیکن یہ بالآخر انسان نہیں ہے- اس طرح یہ صرف انسانی رویے کی نقل کر سکتا ہے، خود اس کا

[3] https://www.sri.com/hoi/siri/

تجربہ نہیں کر سکتا- یہ کسی موضوع کے مکمل سیاق و سباق کو نہیں سمجھ سکتا- اس میں جذباتی ذہانت نہیں ہے اور وہ طنز، ستم ظریفی یا مزاح جیسے جذباتی اشارے کو نہیں پہچانتا- اس کی جسمانی موجودگی نہیں ہے اور یہ انسانوں کی طرح دنیا کو دیکھنے اور سننے کی صلاحیت نہیں رکھتا- اس کے پاس حقیقی دنیا کے تجربات یا شعور کا علم نہیں ہے یہ کسی موضوع کا خلاصہ اور وضاحت کر سکتا ہے لیکن منفرد بصیرت پیش نہیں کر سکتا-

## زیادہ لمبے (لفظی) جوابات

چیٹ جی پی ٹی کے تربیتی ڈیٹا سیٹس اسے مختلف زاویوں سے کسی موضوع کا احاطہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، ہر اس طریقے سے سوالات کے جوابات دیتے ہیں جن کا وہ تصور کر سکتا ہے- اگرچہ یہ کچھ طریقوں سے مثبت ہے یہ پیچیدہ موضوعات کی بہت اچھی طرح وضاحت کرتا ہے یقینی طور پر ایسے موضوعات ہیں جہاں بہترین جواب "ہاں" یا "نہیں"- زیادہ وضاحت کرنے کا یہ رجحان ChatGPT کے جوابات کو حد سے زیادہ غیر رسمی اور بے کار بنا سکتا ہے-

## چیٹ جی پی ٹی کی ترقی سے انسانی مستقبل کو خدشات

ChatGPT جیسے ٹولز کی ترقی اور تعیناتی اہم اخلاقی، سماجی اور اقتصادی تحفظات کو بڑھاتی ہے- اگرچہ جہاں ممکنہ فوائد ہیں، وہاں ایسے خدشات بھی ہیں جن پر محتاط غور اور ذمہ دارانہ انتظام کی ضرورت ہے- چیٹ جی پی ٹی جیسے ماڈلز زیادہ قابل ہونے سے مختلف ملازمتوں کے ممکنہ آٹومیشن خدشات بڑھتے جائیں گے- جس سے بے روزگاری اور معاشی خلل بڑھے گا- ضرورت اس چیز کی ہے کہ معاشروں کو تخلیقی ترقی کے مطابق کیسے ڈھالنا چاہیے؟

پرنسٹن، پنسلوانیا اور نیویارک یونیورسٹی کے محققین کی ایک نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ٹیلی مارکیٹرز اور اساتذہ سب سے زیادہ متاثر ہو سکتے ہیں- محققین نے ایک بینچ مارک کا استعمال کیا جسے "AI Occupational Exposure" کہا جاتا ہے اس بات کا اندازہ کرنے کے لیے کہ ChatGPT جیسی خدمات مختلف پیشوں میں کتنی خلل ڈال سکتی ہیں- انہوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ تعلیم کے شعبے جس میں زبان، ادب، تاریخ، قانون، فلسفہ، مذہب، سماجیات، سیاسیات اور نفسیات کے پوسٹ سیکنڈری اساتذہ سب سے زیادہ متاثر ہوں گے- اس کے باوجود اس رکاوٹ کا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں ہے کہ AI لاکھوں تدریسی ملازمتیں چھین لے گا- دریں اثنا، AI کی حدود انسانوں کو معنی خیز طور پر تبدیل کرنے کی صلاحیت پر نظر رکھ سکتی ہیں- ChatGPT اپنی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ غلطیاں بھی پیدا کر رہا ہے- ایک حقیقت جسے اس کے تخلیق کاروں نے تسلیم کیا ہے جو محسوس کرتے ہیں کہ ٹیکنالوجی اب بھی "نقص اور محدود" ہے- مثال کے طور پر، یہ ریاضی کے بنیادی حسابات اور منطق میں ناکام ہو گیا ہے- یقینی طور پر، کچھ ملازمتیں بے کار بھی ہو سکتی ہیں-

برسلز میں قائم تھنک ٹینک بروگل میں فیوچر آف ورک ٹیم کی ساتھی اور لیڈر لورا نورسکی نے بتایا کہ لیبر مارکیٹ پر چیٹ جی پی کا اثر واقعی کافی ہو گا- لیکن AI کے پاس "نوکریاں پیدا کرنے کی صلاحیت" بھی ہے- نورسکی کا مزید کہنا تھا کہ درحقیقت، ورلڈ اکنامک فورم نے اکتوبر 2020ء میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جہاں AI ممکنہ طور پر 2025ء تک عالمی سطح پر 85 ملین ملازمتیں چھین لے گا، وہیں یہ بڑے ڈیٹا اور مشین لرننگ سے لے کر انفارمیشن سیکیورٹی اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ تک کے شعبوں میں 97 ملین نئی ملازمتیں بھی پیدا کرے گا- نورسکی نے کہا کہ "یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہمارے کام کرنے کے طریقے کو بدل دے گا"-[4]

☆☆☆

[4]https://www.aljazeera.com/features/2023/3/28/will-chatgpt-take-your-job-and-millions-of-others

احناف کے عظیم محدث

# امام مغلطائی بن قلیج رحمۃ اللہ علیہ

مفتی محمد صدیق خان قادری

## نام ونسب:

آپ کا نام مغلطائی، کنیت ابو عبد اللہ، لقب علاء الدین ہے - اور نسب نامہ کچھ اس طرح سے ہے مغلطائی بن قلیج بن عبد اللہ - [1]

**ولادت:** اُن کی ولادت 689ھ میں ہُوئی - [2]

## اساتذہ:

"علی بن عمر الوانی، یوسف بن عمر الختنی، یوسف الدبابیسی التاج احمد بن علی، احمد بن شجاع الہاشمی، محمد بن محمد بن عیسیٰ الطباخ (رحمۃ اللہ علیہم)" - [3]

خاص طور پر آپ نے علامہ جلال الدین القزوینی کی بہت زیادہ صحبت اختیار کی - اسی لیے علامہ صلاح الدین الصفدی فرماتے ہیں:

"کان یلازم قاضی القضاۃ جلال الدین القزوینی وانتفع بصحبتہ کثیرا" [4]

"انہوں نے قاضی القضاۃ جلال الدین القزوینی کی صحبت کو لازم پکڑا اور اُن کی صحبت سے بہت زیادہ نفع حاصل کیا" -

## تلامذہ:

جن حضرات کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہُوا ہے اُن میں سے چند مشہور درج ذیل ہیں:

"اُن کے صاحبزادے عبد اللہ بن مغلطائی، علامہ زین الدین العراقی، اسماعیل بن ابراہیم الکنانی الحنفی، عمر بن علی بن الملقن اور سراج الدین البلقینی" - [5]

## علمی مقام ومرتبہ:

امام مغلطائی کا شمار قرن ثامن کے نامور محدثین میں ہوتا تھا - معرفت حدیث اور دیگر علوم میں آپ بڑے فائق تھے یہی وجہ ہے کہ علماء نے نہ صرف اُن کے علمی کمال کا اعتراف کیا ہے بلکہ اصحاب سیر نے اُن کے علمی مقام و مرتبہ کو مد نظر رکھتے ہُوئے مختلف انداز میں اُن کی علمی وجاہت کو بھی بیان کیا ہے -

امام زین الدین قاسم بن قطلوبغا فرماتے ہیں:

"مغلطائی بن قلیج امام وقتہ وحافظ عصرہ" [6]

"مغلطائی بن قلیج اپنے وقت کے امام اور اپنے زمانے کے حافظ تھے" -

علامہ تقی الدین ابن فہد المکی اُن کی امامت اور محدثانہ شان کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"الامام العلامۃ الحافظ المحدث المشہور" [7]

"وہ امام، علامہ، حافظ اور مشہور محدث تھے" -

امام صاحب خاص طور پر معرفت انساب میں بڑی مہارت تامہ رکھتے تھے اسی چیز کے پیش نظر علماء نے اُن کی اس انفرادیت کو خصوصی طور پر ذکر کیا ہے - علامہ زین الدین بن رجب فرماتے ہیں:

"کان عارفا بالانساب معرفۃ جیدۃ" [8]

"وہ انساب میں معرفت تامہ رکھتے تھے" -

امام یوسف المزی "تہذیب الکمال" میں حدیث اور انساب میں اُن کی کاملیت کو بیان کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:

---

[1](اعیان العصر جز:5، ص:433)

[2](حسن المحاضرہ، جز:1، ص359)

[3](اعیان العصر، جز:5، ص:433)

(الدرر الکامنۃ، جز:6، ص:114)

[4](اعیان العصر، جز:5، ص:434)

[5](لسان المیزان، جز:6، ص:73)

[6](تاج التراجم فی طبقات الحنفیۃ، جز:2، ص:114)

[7](لحظ الالحاظ، جز:1، ص:91)

[8](شذرات الذہب، جز:8، ص:337)

"ورحل الی دمشق فسمع بها علی شیوخ العصر وبرع فی الحدیث و الانساب"[9]

"آپ نے دمشق کا سفر کیا اور وہاں اُس زمانے کے مشہور شیوخ سے سماع کیا حدیث اور انساب میں کامل ہوگئے"

امام جلال الدین سیوطی اُن کی معرفت حدیث اور انساب میں اُن کی جامعیت کو یوں بیان فرماتے ہیں:

"کان حافظا عارفا بفنون الحدیث علامة فی الانساب"[10]

"وہ فنونِ حدیث کے حافظ و عارف تھے اور انساب کے بہت بڑے عالم تھے"۔

جس انداز میں علامہ ابن حجر نے امام صاحب کی محدثانہ شان کو بیان کیا ہے تو اس سے اُن کی علمی شان نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"وقد تلقاہ عنہ اکثر مشائخنا و قلدوہ فیہ لانہ کان انتهت الیہ ریاست الحدیث فی زمانہ فاخذ عنہ عامة من لقینا من المشائخ کالعراقی و البلقینی والرحوی و اسماعیل الحنفی وغیرھم"[11]

"ہمارے اکثر مشائخ نے امام مغلطائی سے حدیث میں استفادہ کیا ہے اور حدیث میں انہی کے پیروکار رہے، کیونکہ اُن کے زمانے میں حدیث کی ریاست کی انتہاء انہی پر ہوتی ہے، سو اس لیے ہمارے اکثر مشائخ جیسے عراقی، بلقینی، رحوی اور اسماعیل حنفی وغیرہم نے اُن سے حدیث لی ہے"۔

کیونکہ آپ حدیث میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے تو اس لیے علامہ صلاح الدین الصفدی فرماتے ہیں:

"فلما مات الشیخ فتح الدین محمد بن سید الناس فی سنة اربع و ثلاثین وسبع ماۃ تکلم القاضی لہ مع السلطان فولاہ تدریس الحدیث بالظاھریة مکانہ"[12]

"پس جب شیخ فتح الدین محمد بن سید الناس نے 734ھ میں وفات پائی تو قاضی جلال الدین القزوینی نے سلطان وقت سے امام صاحب کے بارے بات کی اور اُن کو شیخ فتح الدین کی جگہ مدرسہ ظاہریہ میں حدیث کی درس و تدریس کی ذمہ داری سونپی گئی"۔

## علامہ مغلطائی اور فنِ جرح و تعدیل:

امام صاحب جس طرح حدیث اور رواۃ حدیث کے انساب میں مہارت تامہ رکھتے تھے تو اسی طرح فن جرح و تعدیل میں بھی گہری بصیرت رکھتے تھے۔ چنانچہ موصوف کی کتاب اکمال تہذیب الکمال اور الانابۃ سے اس امر کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ خصوصًا جہاں انہوں نے صاحب تہذیب الکمال پر مواخذات کئے ہیں اور اُن کے بعض اوہام پر تنبیہ کی ہے وہ دیکھنے کے قابل ہے۔

اس بناء پر علامہ سخاوی نے "الاعلان بالتوبیخ لمن ذم التاریخ" میں قرن ثامن کے نامور آئمہ جرح و تعدیل میں امام صاحب کا اسم گرامی بھی ذکر کیا ہے۔[13]

## امام مغلطائی کا منہج:

آپ کا شمار نامور حنفی محدثین میں ہوتا ہے کئی نامور علماء نے اُن کے حنفی ہونے کی تصریح کی ہے۔ جیسا کہ قاسم بن قطلوبغا نے "تاج التراجم[14]" اور محمد بن فہد المکی نے لحظ الالحاظ[15] میں اُن کو علماء احناف میں شمار کیا ہے۔

اسی طرح علامہ سیوطی نے طبقات الحفاظ میں اور علامہ ابن العماد الحنبلی نے شذرات الذہب میں اُن کی حنفیت پر تصریح کی ہے۔[16]

## تصنیفات:

آپ نے مختلف فنون میں 100 سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں اُن میں سے چند مشہور درج ذیل ہیں:

❖ اکمال تہذیب الکمال:

یہ امام صاحب کی بڑی مشہور کتاب ہے اس کے مقدمے میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب علامہ یوسف مزی کی تہذیب الکمال جو کہ صحاح ستہ اور اصحاب صحاح ستہ کی بعض دیگر کتب کے رجال کے احوال و تذکروں پر مشتمل

---

[9](تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، جز:1، ص:57)

[10](حسن المحاضرہ، جز:1، ص:359)

[11](لسان المیزان، جز:6، ص:73)

[12](اعیان العصر، جز:5، ص:434)

[13](احناف حفاظ حدیث کی فن جرح و تعدیل میں خدمات، ص:326)

[14](تاج التراجم فی طبقات الحنفیۃ، جز:2، ص:114)

[15](لحظ الالحاظ، جز:1، ص:94)

[16](طبقات الحفاظ للسیوطی، جز:1، ص:538)

ہے، یہ بطور اکمال اور تتمہ کے ہے کیونکہ علامہ مزی نے اپنی اس کتاب میں کچھ غیر ضروری اشیاء کا تذکرہ کیا ہے-

مثلاً بعض جگہ عالی السند احادیث کا تذکرہ کیا ہے جبکہ یہ رجال کی کتاب ہے- اسی طرح بعض اوقات وہ رجال پر ایسی غیر ضروری بحث کرتے ہیں، جس سے رجال کی رفعت شان یا اُن کا ضعف معلوم نہیں ہوتا- حالانکہ یہی امور تو رواۃ حدیث کی جرح و تعدیل اور اُن کے حالات زندگی کو پرکھنے میں مقصودی سمجھے جاتے ہیں-

## کتاب الاکمال کی کچھ خصوصیات:

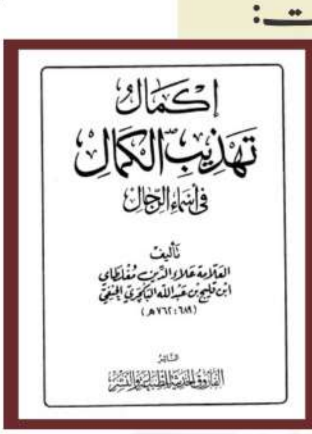


- امام صاحب نے اپنی بساط کے مطابق صحاح ستہ کے رجال کا احاطہ کیا ہے اس کے علاوہ علامہ مزی سے تہذیب الکمال میں صحاح ستہ کے جو رواۃ رہ گئے تھے اُن کا بھی تذکرہ کیا ہے-
- رواۃ حدیث پر جرح و تعدیل میں بعض نادر کتابوں کے اقوال بھی نقل کئے ہیں ان میں سے زبیر بن بکار کی کتابیں، عبد الباقی بن قانع حنفی کی کتاب الوفیات، احمد بن ابی خالد کی کتاب التصریف بصحیح التاریخ اور تاریخ القراب قابل ذکر ہیں-
- انہوں نے متاخرین میں سے امام حاکم، ابن شاہین، ابن حزم اور ابو اسحاق صریفینی کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں جس کا علامہ مزی نے اہتمام نہیں کیا-
- جس راوی سے اگر ابن خزیمہ، ابن حبان، امام حاکم اور ابن الجارود وغیرہ نے کوئی روایت لی ہے تو اس کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں- جو اس راوی کی توثیق کے لیے مزید تائید بنتی ہے-

علامہ مغلطائی کی اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حافظ ابن حجر نے بھی تہذیب التہذیب اور تعجیل المنفعت میں اس سے استفادہ کیا ہے چنانچہ انہوں نے ان دونوں کتابوں کے مقدمات میں اس امر کی تصریح بھی کی ہے- اکمال تہذیب الکمال کل 12 جلدوں میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے-

❖ الانابة الی معرفة المختلف فیہم من الصحابة

علامہ مغلطائی کی یہ کتاب ان صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے تذکروں پر مشتمل ہے جن کی صحابیت میں محدثین کے مابین اختلاف ہیں- چنانچہ موصوف نے اپنی اس کتاب میں کسی شخص کی صحابیت اور غیر صحابیت کے لیے محدثین آئمہ رجال جیسے امام بخاری، ابو حاتم، ابو نعیم، ابن مندہ، ابن حبان اور ابو موسیٰ کے علاوہ عبد الباقی بن قانع حنفی کی معجم الصحابہ اور ابن عبد البر کی الاستیعاب سے مختلف اقوال پیش کیے ہیں-

تاہم زیادہ تر ابن الاثیر جزری کی اسد الغابہ اور علامہ صغانی کی نقعة الصدیان کے اقوال نقل کرتے ہیں- اسی طرح بعض نادر کتابوں میں سے علامہ قضاعی کی کتاب الخطط سے بھی استفادہ کیا ہے جس سے مصنف کی وسعت نظری اور فنی مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے- اسی طرح نویں صدی کے نامور محدث علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں بھی اس کتاب سے استفادہ کیا ہے اور بعض جگہ امام اصاحب کا نام بھی ذکر کیا ہے-

شرح البخاری: یہ دس جلدوں پر مشتمل ہے

سنن ابن ماجہ کی شرح لکھی جو "اعلام بسنة علیہ السلام" کے نام سے مشہور ہے-

سنن ابی داؤد کی بھی ایک شرح لکھی لیکن وہ مکمل نہ کر سکے-

❖ اصلاح ابن الصلاح:

اصول حدیث کی مشہور کتاب مقدمہ ابن الصلاح پر یہ کتاب ہے جس میں صاحب مقدمہ ابن الصلاح پر مواخذات اور تعقبات کیے ہیں-

❖ الاستدراک علی تحفة الاشراف
❖ ذیل الموتلف والمختلف لابن نقطة
❖ زوائد ابن جبان علی الصحیحین
❖ الزہر الباسم فی سیرة ابی القاسم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)[17]

## وفات:

امام صاحب کی وفات ماہ شعبان 762ھ میں ہوئی-[18]

☆☆☆

[17] (الاعلام للزرکلی، جز:7، ص:275) (احناف حفاظ حدیث کی فن جرح وتعدیل میں خدمات، ص:323-326)
[18] (حسن المحاضرہ، جز:1، ص359)

(رپورٹ)

# سالانہ ملک گیر دورہ

## اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین

(حصہ اول)

فَفِرُّوْٓا اِلَی اللہِ

سالانہ میلادِ مصطفٰے ﷺ و حق باھُو کانفرنس

زیرِ قیادت: سالارِ عارفین، وارثِ میراثِ سُلطان العارفین
جانشینِ سُلطان الفقر
**حضرت سُلطان محمد علی صاحب**
سرپرستِ اعلیٰ: اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین
دربارِ گوہر بار؛ سُلطان العارفین حضرت سلطان باھُو قدس اللہ سرّہٗ

ادارہ

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو تخلیق فرمایا اور انسان کو دنیا میں بھیجا، وہ یہاں ایک متعین مدت بسر کرتا ہے اور پھر اپنے خالقِ حقیقی سے جاملتا ہے- لیکن انسان کا اس دنیا میں آنے کا اصل مقصد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو آخر کیوں تخلیق کیا؟ قرآن مجید نے واضح طور پر اس پر مکمل مقدمہ پیش کیا ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ“[1] ”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا“-

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کے متعلق بیان ہوا کہ:

”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ“ ”یعنی اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت یعنی اپنی معرفت (پہچان) کیلئے پیدا فرمایا“-

حدیثِ قدسی میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”کُنْتُ کَنْزًا مخفیا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا لی اعرف“ ”میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا- میری چاہت بنی کہ میں پہچانا جاؤں سو میں نے مخلوق کو پیدا کیا کہ میری پہچان ہو“-

انبیاء و رسل (علیہم السلام) کا سلسلہ حضرت آدم (علیہ السلام) سے شروع ہوا اور حضور نبی کریم آخر الزماں خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ (ﷺ) پر یہ سلسلہ تکمیل کو پہنچا- آپ (ﷺ) پر قرآن مجید نازل ہوا جو ہدایت کا مکمل ذریعہ ہے- آپ (ﷺ) نے عملی و قولی طور پر قرآن مجید کی تفسیر بیان فرمائی- قرآن مجید نے ہر چیز کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہے- انسان کے دنیا میں آنے کا مقصد خالقِ حقیقی کی معرفت حاصل کرنا، شریعتِ مطہرہ کی پابندی، حضور نبی کریم (ﷺ) کی اتباع کرکے قلب سلیم حاصل کرنا ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ o اِلَّا مَنْ اَتَی اللہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ“[2] ”جس دن سب اُٹھائے جائیں گے جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر“-

دنیا میں آنے کا مقصد قرآن کریم کی اس آیت میں قلبِ سلیم کے نام سے موسوم ہے- جو لوگ کلمہ طیب کا اقرار و تصدیق کرتے ہیں اور اپنا تن، من، دھن حضور نبی کریم (ﷺ) پر قربان کرتے ہیں وہ کامیاب ہیں- انبیاء (علیہم السلام) کے بعد علماء و عرفاء نے دعوت الی اللہ کا مشن جاری رکھا ہوا ہے- وہ لوگوں کو جمع کرکے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی جانب دعوت دیتے ہیں- جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللہِ“[3] ”بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو“-

اولیاء کاملین آغاز سے ہی انبیاء (علیہم السلام) کی سنت پر عمل کرتے آئے ہیں اور میلاد مصطفٰے (ﷺ) کا انعقاد کرتے ہیں- میلاد کا مقصد لوگوں کو ”فَفِرُّوْٓا اِلَی اللہِ“ کی دعوت دینا اور حضور نبی کریم (ﷺ) کی توصیف بیان کرنا ہوتا ہے- اسی مشن کو جاری رکھتے ہوئے دربار پُر

[1] (الذاریات:56)
[2] (الشعراء:88-89)
[3] (آل عمران:110)

انوار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کی بار گاہ سے دعوت الی اللہ اور اتباعِ رسول اللہ (ﷺ) کی خاطر اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین چلائی گئی- اس جماعت پاک کے بانی سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی (رحمۃ اللہ علیہ) نے خزانۂ فقر ''اسمِ اعظم'' عام فرمایا اور اتحاد بین المسلمین کی عملی داغ بیل ڈالی- شریعتِ مطہرہ کی مکمل پابندی، تزکیہ نفس، تصفیۂ قلب، تجلیۂ روح اور دعوت و تبلیغ کا سلسلہ اپنے اسفار، ابلاغ، انداز، تعلیم و تلقین اور بالخصوص ''سالانہ ملک گیر دورہ میلادِ مصطفےٰ (ﷺ) و حق باھو کانفرنس'' پاکستان و بیرونِ ممالک میں جاری فرمایا-

انسان کو اللہ نے تمام مخلوقات میں شرف بخشا ہے اور قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

''وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ''[4] ''اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی''-

انسان، اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا مرکز ہے اور یہ مرکز قلب (فواد) ہے جو شریعت مطہرہ کی مکمل پابندی اور ذکر اسم اللہ ذات سے نصیب ہوتا ہے- جب کدورتیں، نفسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں اور انسان حضور نبی کریم (ﷺ) کی کامل اتباع سے اللہ تعالیٰ کی محبت، قرب و معرفت حاصل کرلیتا ہے-

دربار سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) سے چلائی گئی اصلاحی جماعت، ملکوں ملکوں، شہر شہر، گاؤں گاؤں جا کر قرآن کریم کی یہی دعوت عام کر رہی ہے کہ اپنا مقصدِ حیات جانا جائے، حضور نبی کریم (ﷺ) کی کامل اتباع کی جائے اور اسم اللہ ذات سے باطن پاک کر کے اللہ پاک کا قرب و معرفت حاصل کیا جائے-

اللہ تعالیٰ کے قرب و معرفت کا ذریعہ ذکر و تصور اسم اللہ ذات اور حضور نبی کریم (ﷺ) کی اتباع آج ہمارے درمیان دوبارہ سے احیائے انسانی کا مؤجب ٹھہر سکتی ہے- کیونکہ آج جو ہمارے دل اور عقل بے سکونی اور تذبذب کا شکار ہیں انہیں ذکرِ اَللّٰہُ اور محبتِ مصطفےٰ (ﷺ) سے ہی قرار حاصل ہو سکتا ہے- انسانیت کی اس نبضِ ضعیف کے علاج کے لئے ''اصلاحی جماعت'' کے زیرِ اہتمام سالارِ عارفین جانشینِ سلطان الفقر حضرت سلطان محمد علی صاحب (مدظلہ الاقدس) کی قیادت میں ملک بھر میں اور بین الاقوامی سطح پر رحمۃ للعالمین، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ (ﷺ) کے اسم پاک سے موسوم محافل و اجتماعات کا سالانہ انعقاد ''میلادِ مصطفےٰ (ﷺ) و حق باھو کانفرنس'' کے تحت کیا جاتا ہے-

ہر شہر میں پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک اور نعتِ رسول مقبول (ﷺ) سے ہوتا ہے- اس کے بعد نہایت ہی خوبصورت انداز میں حضرت سلطان باھو (قدّس اللہ سرّہٗ) کا عارفانہ کلام پیش کیا جاتا ہے- خصوصی و تحقیقی خطاب جنرل سیکریٹری ''اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین'' صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب کا ہوتا ہے- صاحبزادہ صاحب کے خطابات تحقیقی و علمی نوعیّت کے ہوتے ہیں اور تقریباً ہر مقام پہ ایک نئے موضوع پہ نئی تحقیق کے ساتھ خطاب ہوتا ہے- بعض دیگر تحریکی مصروفیات کی وجہ سے جہاں صاحبزادہ سُلطان احمد علی صاحب تشریف نہ لا سکیں وہاں پر ناظم اعلیٰ ''اصلاحی جماعت'' الحاج محمد نواز القادری صاحب، مفتی منظور حسین قادری صاحب اور مفتی محمد شیر القادری صاحب خطاب کرتے ہیں-

پروگرام میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں- پروگرام کے آخر میں صلوٰۃ والسلام کے بعد ملک و قوم اور اُمّتِ مسلمہ کی سلامتی کے لئے دعائے خیر کی جاتی ہے-

اس سال انعقاد پذیر ہونے والے ان شاندار تربیّتی واِصلاحی اجتماعات کی تفصیل اور خطابات کی مختصر رپورٹ ملاحظہ فرمائیں-

[4] (الاسراء:70)

## ڈیرہ اسمٰعیل خان: 01-12-2023 اڈہ گراؤنڈ پہاڑپور

**صدارت:** عکسِ سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

قرآن کریم میں بارہا حکم آتا ہے کہ نماز قائم کرو اور ذکر کثرت سے کرو- نماز شریعت کے ساتھ، ذکر طریقت کے ساتھ، اس کے بعد ہی حقیقت عیاں ہوتی ہے اور پھر معرفت نصیب ہوتی ہے- روح نوری انسان ہے اور روح کی غذا اسم اعظم ہے جو مرشد کامل عطا کرتا ہے- روح کو بیدار کرنا کامیابی ہے لیکن اس سے روکنے والا شیطان ہے- اس کے لئے ضروری ہے کہ پانچ وقت کی نماز اور ہر وقت کے قلبی ذکر کو لازم پکڑا جائے- آقا پاک (ﷺ) نے فرمایا:

”مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جِهَارًا“ ”کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی گویا اس نے کفر کیا“-

جبکہ حدیث قدسی میں ہے کہ ”جو خوش نصیب میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہوں“-

## سرگودھا: 02-12-2023 مرکزی عید گاہ

**صدارت وخطاب:** مرکزی جنرل سیکریٹری اصلاحی جماعت، صاحبزادہ سلطان احمد علی صاحب

قرآن مجید نے جو اسلوب ہمیں سکھائے اس میں ایک چیز گزشتہ اقوام کی تاریخ تھی- بیت المقدس کے بارے میں ہم نے اپنی تاریخ سے یہ سیکھا کہ سلطان ملک شاہ سلجوق کے بعد اس کے تین بیٹوں کے آپس میں جھگڑنے کی وجہ سے شیرازہ بکھرا اور فلسطین میں صلیبیوں کے داخلے کے راستے کھل گئے- پوپ کی آواز پر دنیا بھر سے صلیبی بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لیے جمع ہو گئے- فلسطین اور صلیبی جنگ کے مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر مغرب سے آنے والے راستوں پر مستحکم نظم قائم رہتا، سلطنت سلجوق کا شیرازہ نہ بکھرتا تو کبھی اہل مغرب کی ہمت نہ ہوتی کہ وہ فلسطین کو میلی آنکھ سے دیکھتے جسے صلاح الدین ایوبی نے 90 برس کے انتظار کے بعد طاقت، عدل، قوت اور جہاد سے حاصل کیا- یوکرین پر حملہ ہوا تو پورا مغرب روس کے خلاف باہر نکل آیا جبکہ دوسری جانب جب غزہ پر حملہ ہوا تو تمام مغرب فلسطین کے خلاف ہے- پہلی جنگ عظیم خلافت عثمانیہ کو توڑنے کا باعث بنی اور لیگ آف نیشنز بنی اس میں شامل لوگ جو کہ پہلے خود آپس میں لڑے بعد میں مشرق وسطیٰ میں آکر صیہونیوں کے تحفظ کے لیے ایک صیہونی ریاست کا قیام کیا اور دنیا بھر کے صیہونیوں کو فلسطین کے علاقوں میں آباد کیا- جس پر علامہ اقبالؒ نے تبصرہ کیا تھا کہ:

من ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدی چند بہر تقسیم قبور انجمنی ساختہ اند

”مَیں (اقبال) اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ کچھ کفن چوروں نے قبروں کو آپس میں بانٹنے کے لئے ایک انجمن بنالی ہے“-

یعنی اللہ تعالیٰ، آقا کریم (ﷺ) اور اولیاء کاملین نے ہمیں جو انسان کی عظمت و شرف کی تعلیم دی تھی آج مسلمان قوم اس کے برخلاف عمل کر رہی ہے- کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ"[5] "بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے"۔

آقا کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، مگر تقویٰ کے ساتھ"۔

منڈی بہاؤالدین | 03-12-2023 | ہائر سیکنڈری سکول گراؤنڈ

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَفَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا"[6] "اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا"۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے اشرف انسان کو بنایا ہے، جس کو اللہ بنائے اور افضلیت کا تاج پہنائے، جس کے لئے قسمیں اٹھا کر تعریفیں کرے اُس انسان کو اپنی پہچان اور افضلیت سے اتنی بے خبری کیوں؟-انسان کا ایک ظاہری پہلو ہے اور ایک باطنی پہلو- اس کے بعد پھر ایک حقیقی پہلو بھی ہے جس کے متعلق علامہ اقبال فرماتے ہیں:

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب      آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

اسم اللہ ذات ایک بیج کی مثل ہے کہ جس طرح زمین میں بیج لگاتے ہیں تو درخت نکلتا ہے اسی طرح جب دل کی زمین میں اسم اللہ ذات کا بیج لگے گا تو وہ دل کو شیشہ بنادے گا اور پھر اس میں اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلّیات کا مشاہدہ ہو گا- دل قلب المومن اور مراۃ الرحمٰن بن جائے گا-اصل میں ذکر اللہ روح کی غذا ہے اور روح اصل انسان ہے-اس کی نوری صورت ہے، اس کے پاس معرفت رحمٰن اور معرفتِ رسول ہے-روح اس دنیا میں آنے سے پہلے عالم ارواح میں سب کچھ دیکھ کر آئی ہے-اسم اعظم روح کو بیدار کرتا ہے اور پھر جب روح

[5] (الحجرات:13)

[6] (الرعد:11)

بیدار ہوتی ہے تو اسے سب کچھ یاد آجاتا ہے- اس کے لئے نماز اور ذکر دونوں لازم ہیں- اصلاحی جماعت کے پلیٹ فارم سے یہی پیغام دیا جارہا ہے کہ خدارا! جاگو! اور اللہ کو دل سے یاد کرو-

## جہلم 04-12-2023

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

انسان کو ہر حال میں اپنی زندگی کے تخلیقی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ملک و قوم کی خدمت میں لگے رہنا چاہیے کیونکہ تمام انبیاء (علیہم السلام) و اولیاء اللہ (رحمۃ اللہ علیہم) خدمت خلق کرتے رہے اور اپنے ادوار میں معاشرے کی اصلاح کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہے- یہ تب ہی ممکن ہے جب ہر انسان حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بتائے ہوئے طریقے پر چلتے ہوئے باعمل مسلمان بنے- آج کے اس مادہ پرستی کے دور میں اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین اسی مشن کو لے کر ملک کے طول و عرض میں اولیائے کاملین کے پر امن پیغام کو پہنچا رہی ہے-

## گجرات 05-12-2023

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ“[7]

”بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مَبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے“-

اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لئے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور قرآن پاک کو بھیجا- اولیاء کاملین کہتے ہیں کہ یہ احسان قیامت تک کے لئے ہے- کیونکہ قرآن مجید کی تعلیمات ہمیشہ کے لئے ہیں- قرآن پاک صرف ثواب کا ذریعہ نہیں بلکہ ہدایت کا سرچشمہ ہے- قرآن پاک اسرارِ سرمدی ہے لیکن آج یہ ملتِ غافل کے ہاتھ میں ہے-

[7](آلِ عمران:164)

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

گر تو می خواہی مسلماں زیستن نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

’’اگر تم مسلمان کی زندگی گزارنا چاہتے ہو تو قرآن کریم کو زندگی کا حصہ بنائے بغیر ایسا ممکن نہیں‘‘-

**سیالکوٹ:** 06-12-2023 **ہاکی اسٹیڈیم**

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا[8]

’’جس نے موت اور زندگی کو (اِس لئے) پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون احسن عمل کرے‘‘-

احسن عمل کیا ہے؟ احسن عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک (ﷺ) کی کامل اتباع ہے- حضور نبی کریم (ﷺ) داعی بن کر آئے اور آپ (ﷺ) کی سنتِ عظیم دعوتِ الی اللہ دینا ہے- غفلت میں ڈوبے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

’’فَفِرُّوْٓا اِلَی اللہِ‘‘[9] ’’پس دوڑو اللہ کی طرف‘‘-

آج ضرورت ہے کہ دنیا و مافیہا کی محبت اور لذاتِ نفس سے پاک ہو کر خالصتاً اپنے دلوں کو اللہ کی محبت کیلئے وقف کیا جائے- اَللّٰہُ بس ماسویٰ اللہ ہوس

**حافظ آباد:** 07-12-2023

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

یقیناً ہماری کامیابی کا انحصار ذکر اللہ پر ہے- جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

’’وَاذْکُرُوا اللہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ‘‘[10]

’’اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ‘‘-

حضور نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ:

’’اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً فِاِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ‘‘[11]

’’بیشک انسان کے جسم کے اندر گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح ہے تو سارا جسم صحیح ہے اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبر دار! وہ دِل ہے‘‘-

اسی لئے انسان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنے دل کو پاک کرے تاکہ اُسے دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل ہو-

---

[8](الملک:2) [9](الذاریات:50) [10](الانفال:45) [11](بخاری شریف)

چنیوٹ: | 08-12-2022 | ہاکی اسٹیڈیم

**صدارت:** عکسِ سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

’’آج ہم قرآن و سنت کی دوری کی وجہ سے زوال کا شکار ہیں کیونکہ قرآن و سنت ہمیں کامیابی و ہدایت کی طرف بلاتے ہیں- نماز ہماری کامیابی کا ذریعہ ہے اور ذکر اللہ، اللہ پاک کی قربت کا ذریعہ ہے- جیسا کہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

’’وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ‘‘[12]

’’اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ‘‘-

اسی لئے آج اصلاحی جماعت شریعت و طریقت کو عام کرنے اور کامل انسان بننے کی دعوت دے رہی ہے کہ آئیں اپنے ظاہر و باطن کو پاک کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کریں‘‘-

ٹوبہ ٹیک سنگھ: | 09-12-2023 | دارالعلوم غوثیہ عزیزیہ انوار حق باھوؒ

**صدارت:** عکسِ سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

اللہ تعالیٰ کی طلب اور اس ذات سے عشق، کائنات کی ہر چیز سے افضل ہے- کیونکہ یہی آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

’’قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ‘‘[13]

’’تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے، جو رب ہے سارے جہان کا‘‘-

---

[12] (الجمعہ:10)

[13] (الانعام:162)

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کو متعارف کروایا وہیں اپنے محبوب مصطفےٰ (ﷺ) کی رحمت کو بھی عالمگیریت اور آفاقیت کے ساتھ متعارف کروایا ہے- یہ حقیقت ہے کہ حضور نبی کریم (ﷺ) کی ذات گرامی سے جب تک انسان عقلاً، قلباً، فکراً اور نظراً اپنے آپ کو جوڑ نہیں لیتا تب تک اسے توحید کا ادراک بھی نصیب نہیں ہو سکتا-

اوکاڑہ: 10-12-2023

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

قرآن پاک بُنیادی طور پہ ہر زمانے کے مسلمانوں اور انسانوں کی راہنمائی و ہدایت کی کتاب ہے مگر ہم نے اِسے اپنے حال پہ نافذ کر کے نہیں دیکھا کہ قرآن ہم سے کیا چاہتا ہے- اللہ تعالیٰ بار بار قرآن پاک میں انسان کو اپنی ذات کی جانب متوجہ فرماتے ہیں کہ انسان کسی طرح فلاح پا جائے اور کامیاب ہو جائے- اس وقت شدید ضرورت قرآن و سنت سے اپنا تعلق کو مضبوط کرنے کی ہے کیونکہ تعلق مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے ہم ذلیل ورسوا ہو رہے ہیں- جیسا کہ علامہ اقبال (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا:

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر　　　اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اگر ہم اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھال لیں اور قرآن کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط کر لیں تو ہم اپنی کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں- جیسا کہ حضور نبی پاک (ﷺ) کا ارشاد مبارک ہے کہ:

”خیرکم من تعلمہ القرآن و علمہ“[14] ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور (دوسروں کو) سکھائے“-

سیکھنا چوتھا درجہ ہے اس سے پہلے تین درجے ہیں:

- ❖ پڑھنا
- ❖ جاننا
- ❖ سمجھنا

پھر عمل کرنا ہے مگر! ہم پڑھنے کو عمل سمجھ بیٹھے ہیں کہ یہ سیکھنا ہے- لیکن حقیقت میں قرآن سیکھنے سے مراد قرآن پاک کی ہر ہر آیت مبارکہ میں اپنے عمل کو ڈھالتے جانا ہے-

[14](صحیح بخاری)

**ساہیوال:** 11-12-2023 **الامن گارڈن**

**صدارت:** عکسِ سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

اللہ تعالیٰ کی طلب اور اس ذات سے عشق، کائنات کی ہر چیز سے افضل ہے- کیونکہ یہی آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا"[15]

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا"-

حضور پاک (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے کُل عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے- شجر، حجر سب حضور نبی کریم (ﷺ) کی رحمت سے مستفیض ہوتے ہیں- آقا کریم (ﷺ) نے خود حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا- گویا آقا کریم (ﷺ) تخلیق کے لحاظ سے اول اور بعثت کے لحاظ سے آخر ہیں- آپ (ﷺ) کی ذاتِ اقدس اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تک رسائی کا ذریعہ ہے اور اولیاء کاملین نے آپ (ﷺ) کی ذات اقدس تک پہنچنے کا طریقہ شریعت مطہرہ کی پابندی اور اسم اللہ ذات کے تصور اور ذکر کو فرمایا ہے-

سچا راہ محمد (ﷺ) والا باھوؒ جیں وچ رب لبھیوے ھُو

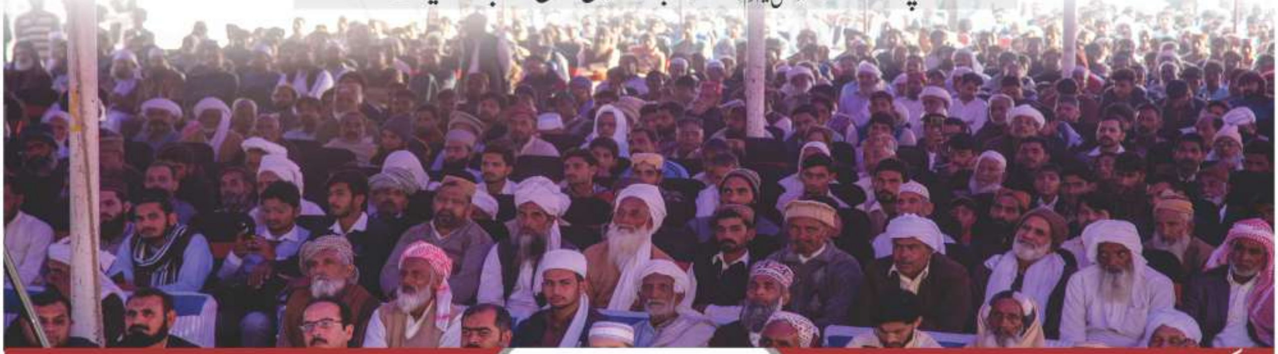

**پاکپتن:** 12-12-2023

**صدارت:** عکسِ سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس سے اپنے تعلق اور نسبت کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک حکم فرمایا ہے کہ:

"قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللہُ"[16]

"اے محبوب (ﷺ) تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا"-

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور پاک (ﷺ) کی اتباع کا حکم فرمایا ہے اور حضور نبی پاک (ﷺ) نے اپنی اتباع میں دو طریق سمجھائے ہیں- پہلے ظاہر میں عبادت مثلاً کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور دوسرا باطن میں ذکر اللہ- اگر عبادتِ باطنی کو ترک کر دیا

[15] (النساء:174)

[16] (العمران:31)

جائے تو سوز اور رِقّت ختم ہو جاتے ہیں جبکہ عبادت کا مزہ ہی اِسی بات میں ہے کہ دِل کی پوری توجہ سے اللہ پاک کی عبادت کی جائے-جب وجود سے باطنی عبادت کی لذت نکل جائے تو وجود پہ شیطان قبضہ جمالیتا ہے، اِس لئے آج! ضرورت اس امر کی ہے کہ ظاہری عبادت کے ساتھ ساتھ قلبی ذکر بھی کیا جائے تا کہ دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہو-

**بہاول نگر، چشتیاں:** 13-12-2023

**صدارت:** عکس سلطان الفقرؒ حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| کِیا ہے اپنے بختِ خُفتہ کو بیدار قوموں نے | محبّت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے |

اولیاء کاملین (رحمۃ اللہ علیہم) نے محبت کا درس دیا اور محبت سے دلوں کو فتح کیا- اللہ پاک کے دین کو محبت کے ذریعے اور بوقت ضرورت شمشیر کے ذریعے پھیلایا- اولیاء اللہ نے واضح کیا کہ قرآن و احادیث کی تعلیمات قال یا ماضی کیلئے نہیں بلکہ حال کیلئے بھی ہیں- قرآن کریم قیامت تک آنے والے انسان کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے- قرآن مجید نے انسان کے ظاہر اور باطن کو اپنا موضوع بنایا ہے- اولیاء اللہ نے قرآن مجید سے ہی اخذ کر کے بیان کیا ہے کہ اصل انسان روح ہے- انسان کا جسم، اس کا لباس ہے اور روح اس کی نوری صورت ہے- جب مسلمان اپنا ظاہر باطن پاک کر کے روح کو بیدار کر لیں گے، روحانی طاقت کے حقدار ٹھہریں گے اور من حیث القوم ایک ہو جائیں گے تبھی وہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر پائیں گے- لیکن اس کا آغاز خود سے ہو گا اور خود میں نفس کی نفی کر کے قلب کی پاکیزگی اور روح کی بیداری کرنا مقصود ہے-

**راجن پور:** 19-12-2023 **اسٹیڈیم گراؤنڈ**

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بارہا مقامات پہ ذکر کرنے کی تلقین فرمائی ہے- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا“[17] ”اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو“-

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ ذکر کرتے ہیں- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ“[18] ”جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے“-

حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) نے اسی قلبی ذکر کے متعلق فرمایا:

| | |
|---|---|
| الف: اَللہ چَنْبے دِی بُوٹی میرے مَن وِچ مُرشد لَائی ھو | نفی اَثبات دَا پَانی مِلیس ہَر رَگے ہَر جَائی ھو |
| اَندر بُوٹی مُشک مَچایا جَاں پھُلّاں تے آئی ھو | جِیوے مُرشِد کامِل باھوؒ جَیں نَاں بُوٹی لائی ھو |

[17] (الاحزاب:41)
[18] (الرعد:128)

اصلاحی جماعت کی یہی دعوت ہے کہ شریعت مطہرہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ اسم اللہ ذات کا ذکر اور تصور کر کے مقصدِ حیات کو حاصل کریں۔

**مظفر گڑھ:** 20-12-2023 ڈیرہ حق باھو

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

”دورِ حاضر میں زوال سے نکلنے کا واحد راستہ قرآن و سُنّت پر عمل ہے۔جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”ھُدًی لِّلنَّاسِ“[19] ”(قرآن) پوری انسانیت کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے“۔

مزید حدیث پاک میں رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

”خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ“[20] ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور سکھائے“۔

قرآن پاک کو سیکھنے کے لئے سب سے اہم تین درجے یہ ہیں:

1-قرآن پاک کو پڑھنا 2-قرآن پاک کے معانی جاننا 3-قرآن پاک کے مفہوم و مطالب کو سمجھنا

اس کے بعد قرآن کریم پر عمل ہے جس کو ہم نے ترک کر دیا اور زوال پذیر ہو گئے۔اس لئے ہم قرآن و حدیث پر عمل کر کے ہی اپنے ظاہر و باطن کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

**بہاولپور:** 21-12-2023

**صدارت:** عکس سلطان الفقر حضرت حاجی سلطان محمد بہادر عزیز صاحب

**خطاب:** الحاج محمد نواز القادری

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس کائنات ارضی میں انسان کو تمام مخلوقات کے اوپر شرف و بزرگی عطا کر کے اسے خلافت و کرامت کا تاج پہنایا۔جہاں پر انسانیت کو شرف سے نوازا گیا وہیں اس کے اوپر ذمہ داریاں بھی عائد کیں جن کو نبھانا اور عملی جامہ پہنانا انسانیت کا عظیم فریضہ ہے، جن کا تذکرہ قرآن مجید میں فرمایا:

”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ“[21] ”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا“۔

آج دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنے فریضہ کو ادا کر رہے ہیں؟ یا ہم نے کبھی اپنے فریضہ کو ادا کرنے کی کوشش کی؟ اگر ہم اپنے وجود میں غور کریں اور اس کے انعامات و کرامات کو دیکھیں تو وہ اس قدر لطیف ہیں کہ کوئی چیز بھی ان کا متبادل نہیں ہو سکتی اور صرف انہیں کا شکر بجالانا چاہیں تو بجا نہیں لا سکتے تو اس کی بقیہ چیزوں کا شکر کیسے بجالا سکتے ہیں!۔اللہ تعالیٰ کے شکر کو بجالانے کے لئے صوفیاء کرام نے ایک طریق بتایا ہے کہ اے انسان! تم اپنی سانسوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگا کر اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو“۔ (جاری ہے)

[19](العمران:4) [20](صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن) [21](الذاریات:56)

# ”نیک ہونے کیلئے نیکوں کی صحبت چاہئے“

فکری خطاب: صاحبزادہ سُلطان احمد علی

سیکرٹری جنرل: اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین
خانوادۂ سُلطان العارفین حضرت سُلطان باھُو قدس اللہ سرّہٗ

(میلادِ مصطفےٰ (ﷺ) و حق باھو کانفرنس، رحیم یار خان 3 فروری 2023ء)

اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین دربار عالیہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) سے اس پیغام اور مقصد کے تحت چلائی گئی ہے کہ ہم قرآن مجید اور سنت مبارکہ (ﷺ) سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں- اخلاق، آداب، محبت، تلقین، تعلیم و تدریس، صحبتوں و قربتوں، تزکیہ اور تصفیہ کی جو تربیت صدیوں تلک اولیائے کاملین نے فرمائی ہے اور فرماتے آرہے ہیں، اس تربیت کو حاصل کریں- اپنے ظاہر اور باطن کو اخلاقِ الٰہی کی عملی تصویر بنائیں-

کیونکہ حضرت سخی سلطان باھو، حضرت سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، خواجہ اجمیر حضرت خواجہ غریب نواز معین اجمیری، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، امام احمد کبیر رفاعی، محی الدین پیر دستگیر عبد القادر گیلانی، سید الطائفہ جنید بغدادی، امام الآئمہ حسن بصری و دیگر جتنے بھی اولیاء کاملین (رحمۃ اللہ علیہم)، صحابہ کرام و اہل بیت اطہار (رضی اللہ عنہم) ہیں ان سب کی تعلیمات کی بنیاد اور پہلا سبق قرآن کریم اور حضور نبی کریم (ﷺ) کی سنت مبارکہ ہے-

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنے علم، اپنی قدرت اور رحمت سے پیدا کیا ہے- جس کا اظہار قرآن مجید میں کئی مقامات پر فرمایا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ“[1]

”اور اس نے ہر چیز پیدا کی اور وہ سب کچھ جانتا ہے“-

”اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ“[2]

”بیشک تمہارا رب ہی سب پیدا کرنے والا جاننے والا ہے“-

”وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا“[3]

”اور اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی“-

اگر اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور مخلوق میں غور کیا جائے تو مخلوق میں ہر سطح پر اور مخلوق کی ہر قسم میں کئی درجے نظر آتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے کسی کو اعلیٰ اور کسی کو ادنیٰ بنایا، کسی کو ممتاز اور کسی کو سب سا بنایا، کسی کو بڑا اور کسی کو نسبتاً چھوٹا بنایا، کسی کو کلام کرنے کی صلاحیت دی اور کسی کو اس سے محروم رکھا- کسی کو سوچنے، سمجھنے اور فہم و تفہیم کی صلاحیت عطا کی اور کسی کو اس سے محروم رکھا- کسی کو چلنے پھرنے میں آزادی دی، جیسے انسان اور جانور ہیں- کسی کو چلنے پھرنے سے محروم رکھا جیسے درخت، پتھر، پہاڑ اور دیگر کئی جامد اشیاء ہیں-

لیکن انسان کی عظمت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا“[4]

”اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا“-

اللہ تعالیٰ نے بحر و بر میں بہت کچھ پیدا کیا اور ان کے علاوہ جتنی بھی مخلوقات ہیں ان کے اوپر انسان کو فضیلت اور

[1](الانعام:101) [2](الحجر:86) [3](الفرقان:2) [4](الاسراء:70)

فوقیت عطا فرمائی- اگر ان تمام اشیاء میں غور کریں تو قدرت کے کارخانے میں کوئی چیز ایک جیسی نظر نہیں آتی-

## پھول:

پھولوں میں مختلف انواع کے پھول ہیں- کئی ایسے ہیں جو اپنے رنگ میں اور کئی ایسے ہیں جو اپنی خوشبو میں خوبصورت ہیں- کئی ایسے ہیں جن کی خوشبو اور ان کے رنگ بھی زیادہ پر کشش نہیں ہیں- مگر ان میں سے نکلنے والی تاثیر زیادہ اکسیر ہے-

## زمین:

زمین کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا“[5]

”جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا“-

اگر زمین میں غور کیا جائے تو زمین میں باغ اور باغیچے بھی ہیں، خوبصورت پہاڑوں والی زمین بھی ہے اور ریگزار میدان بھی ہیں جہاں سیم اور تھور بھی نظر آتا ہے- زمین میں ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں فصل بکثرت ہوتی ہے، پانی میٹھا ہے اور ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں پانی کڑوا ہوتا ہے وہاں فصل نہیں اُگتی- یعنی زمینوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے تنوع رکھا-

## میدان:

اگر میدانوں میں غور کیا جائے تو دنیا میں ہزاروں میدان نظر آتے ہیں- لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ میدانوں کو اپنی ذات سے نسبت عطا فرما کے ان کو باقی میدانوں سے ممتاز کر دیا- مثلاً میدانِ عرفات، میدانِ منیٰ اور دیگر میدان جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمت عطا کی- اس لئے ہمارے لیے اسلامی تاریخ میں جو حیثیت میدان بدر اور میدان اُحد کو حاصل ہے شاید وہ کسی اور میدان کی نہ ہو-

## پہاڑ:

اگر پہاڑوں کی تخلیق میں غور کیا جائے تو دنیا میں سینکڑوں پہاڑی سلسلے ہیں، لاکھوں چوٹیاں ہیں- لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر پہاڑ کو مقام و درجے کے اعتبار سے برابر نہیں کیا- مثلاً ایک پہاڑ وہ ہے جس پہ اللہ تعالیٰ اپنے کلیم سیدنا موسیٰ (علیہ السلام) سے مخاطب ہوا- اسے قرآن مجید میں ”طُوْرِ سِیْنِیْنَ“ فرمایا- ایک وہ پہاڑ ہے مکہ المکرمہ میں جہاں سیدہ ہاجرہ (رضی اللہ عنہا) نے سعی کی- اس پہاڑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی کہا: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللہِ“[6]

”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں“-

اسی طرح تاجدار انبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُحد پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

”ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ“

”یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں“-

یعنی پہاڑ بھی درجے میں ایک جیسے نہیں- کچھ پہاڑ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے باقی پہاڑوں پر فضیلت عطا کی-

## وادی:

اگر وادیوں کی تخلیق میں غور کیا جائے تو سینکڑوں وادیاں ہیں لیکن ایک وادی ایسی بھی ہے جس میں جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی“[8]

”پس تو اپنے جوتے اتار ڈال، بیشک تو پاک وادی طویٰ میں ہے“-

یعنی طویٰ بھی ایک وادی ہے- دنیا میں سینکڑوں وادیاں ہیں لیکن جو مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے وادیٔ طویٰ کو عطا فرمایا ہے وہ کسی اور وادی کو عطا نہیں فرمایا-

## شہر:

اسی طرح تمام شہر اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں اور دنیا میں ہزاروں شہر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر شہر کی قسم نہیں اٹھائی بلکہ ایک شہر کی مطلقاً قسم اٹھائی ہے- جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

[5](البقرہ:22)
[6](البقرۃ:158)
[7](صحیح بخاری / صحیح مسلم)
[8](طٰہٰ:12)

"وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ"[9]

"اور اس امان والے شہر کی"۔

یعنی شہر کی برکت شہر سے ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پہ اس برکت کو آقا کریم (ﷺ) کے ہونے کے ساتھ مقید کیا اور فرمایا:

"لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ"[10]

مجھے اس شہر کی قسم - کہ اے محبوب (ﷺ) تم اس شہر میں تشریف فرما ہو"۔

شہر تو ہزاروں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہر مکہ کی قسم اٹھائی اور شہر مکہ کی قسم اس لیے اٹھائی کہ محبوبِ خدا (ﷺ) اس شہر میں رہتے ہیں۔ تو شہروں میں بھی فضیلت کے اعتبار سے درجہ بندی اور تنوّع آگیا۔ یعنی زمین پر کئی قسم کے شہر ہیں، لیکن جو شرف، مقام اور عزت مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کو حاصل ہے وہ دوسروں کو نہیں ہے۔

## پتھر:

اگر ہم دنیا کے پتھروں کا جائزہ لیں تو اللہ تعالیٰ نے پتھروں کو بھی فضیلت اور شرف میں ایک جیسا نہیں بنایا۔ کیونکہ ان سب پتھروں میں جو شرف اور تعظیم اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو عطا فرائی ہے وہ کسی دوسرے پتھر کی نہیں ہے۔

جس کے متعلق آقا کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ يَحُطَّانِ الذُّنُوبَ"[11]

حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام انسان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

یعنی حجر اسود گناہوں کو چوس لیتا ہے۔ لیکن یہ شرف کسی اور پتھر کو حاصل نہیں ہے۔

مقام ابراہیم بھی ایک پتھر ہے۔ اس کا ایک الگ مقام، عزت و شرف ہے۔ جس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى"[12]

"اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ"۔

پتھر تو دنیا میں ہزاروں لیکن جو شرف و فضیلت مقامِ ابراہیم اور حجر اسود کو عطا ہوئی ہے وہ کسی اور پتھر کو نہیں ہوئی۔

## پانی:

دنیا میں پانی کے لاکھوں چشمے اور مقامات ہیں۔ پانی کا خالق تو اللہ ہے لیکن اُس نے پانی میں بھی شرف و تکریم کے لحاظ سے فرق رکھا ہے۔ ایک وہ پانی ہے جو حضور نبی پاک (ﷺ) کی انگلیوں مبارک سے جاری ہوتا ہے۔ اس کا ایک الگ مقام، شرف اور عزت ہے۔

ایک وہ پانی ہے جو حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کے قدموں سے جاری ہوتا ہے جسے آب زم زم کہتے ہیں۔ اس کی برکت، رحمت اور تاثیر الگ ہے۔ آب زم زم کے بارے میں رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ"[13]

"آب زم زم ہر اس مقصد کے لیے ہے کہ جس مقصد کے لیے اس کو پیا جائے"۔

یعنی جس مقصد سے پئیں گے وہ حاصل ہو گا۔

## مشروبات:

دنیا میں مختلف قسم کے مشروبات ہیں۔ لیکن جو شرف شہد کو حاصل ہے وہ شاید ہی کسی دوسرے کے حصے میں آئے۔ جیسا کہ شہد کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"[14]

"اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے"۔

مکھیاں حشرات کی ایک قسم ہیں۔ اسی طرح بھڑ بھی حشرات کی ایک قسم ہے۔ ان دونوں کے منہ سے تھوک نکلتی ہے لیکن بھڑ کی تھوک کوئی کھاتا نہیں ہے جبکہ شہد کی مکھی اپنے منہ سے جو تھوک اگلتی ہے اسے اللہ تعالیٰ نے شفا بنایا ہے۔ یعنی جو شہد کی مکھی کے بطن سے مشروب نکلتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے شفا رکھ دی ہے۔

---

[9](التین:3)

[10](البلد:1-2)

[11](مسند احمد)

[12](البقرۃ:125)

[13](مصنف ابن ابی شیبہ)

[14](النحل:69)

## اوقات:

وقت کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن سارے اوقات، عزت، شرف و تکریم میں برابر نہیں ہیں- کیونکہ کچھ وقت ایسا ہوتا ہے کہ ان میں کی گئی عبادت کا ثواب اور اجر بڑھ جاتا ہے- جیسا کہ شبِ قدر ہے- جس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ"[15]

"بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا- اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر ہے- شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے"-

اللہ تعالیٰ نے وقت ایک جیسا نہیں رکھا- ہر دن اور ہر رات کو ایک جیسا نہیں رکھا- اسی طرح ہفتے کے دنوں میں سے سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے- جیسا کہ امام ترمذی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ"

"سورج نکلنے والے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے"-

سارے وقت اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں، تمام دن اور راتیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں لیکن راتوں میں لیلۃ القدر اور دنوں میں یومِ جمعہ کو شرف و مقام اور فضیلت عطا فرمائی-

## عبادات:

دن میں مختلف پہر ہوتے ہیں- عبادت سارے دن میں کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے- لیکن اس کی قبولیت اور فضیلت کے اعتبار سے تہجد کے وقت کو افضل کیا- جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا"[16]

"اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے- قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں"-

یعنی اللہ تعالیٰ نے آقا کریم (ﷺ) کو فرمایا کہ اے حبیب مکرم (ﷺ) رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد پڑھا کریں- کیونکہ اس سے یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا- گویا اللہ تعالیٰ نے تہجد کے وقت کو اپنی بارگاہ کی قبولیت کے لیے زیادہ مؤثر وقت قرار دیا-

اسی طرح تلاوت، کسی بھی پہر کی جاسکتی ہے- لیکن اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا"[17]

"بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں"-

## فرض نماز:

قرآن مجید میں ایک اور مقام پہ ارشادِ ربانی ہے:

"حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی"[18]

"نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی"-

وسطیٰ کونسی ہے؟ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) اور آپ کے اصحاب رائے کا جمہور کا یہی موقف ہے کہ نماز عصر صلوٰۃ وسطیٰ ہے- بعض آئمہ کرام کی رائے ہے کہ مغرب کے وقت چاند نظر آتا ہے تو مغرب کے وقت دن بدلتا ہے- اس لیے مغرب سے پہلی نماز شروع ہو تو صلوٰۃ وسطیٰ فجر بنتی ہے- پیر دستگیر محی الدین غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر بھی ہے اور اس سے مراد قلبی ذکر بھی ہے- گویا نمازیں ساری اللہ کی ہیں لیکن نمازوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کو خاص و ممتاز کر دیا-

## اجر و ثواب:

قابل غور بات یہ بھی ہے کہ زمین کے بعض حصے اور بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں ان پر عبادت کرنے کے اجر اور

[15](القدر:1) [16](الاسراء:79) [17](الاسراء:78) [18](الاسراء:78)

ثواب میں کئی گناہ اضافہ ہو جاتا ہے- الفاظ وہی ہوتے ہیں، رکعتیں اتنی ہوتی ہیں، طریقہ وہی ہوتا ہے، لیکن اجر و ثواب، فضیلت اور قبولیت میں فرق آجاتا ہے-

مثلاً اگر آدمی گھر میں نماز پڑھے تو اس کو ایک نماز کا ثواب ملتا ہے- اگر وہی نماز آدمی مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرے تو 27 گنا نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے- اگر وہی نماز مسجد نبوی میں ادا کرے تو 50 ہزار نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے اور اگر وہی نماز مسجد حرام میں ادا کرے تو ایک لاکھ نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے-

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ:

"صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِیمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِیمَا سِوَاهُ"[19]

"میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجدِ حرام میں ایک نماز دوسری مساجد کی ایک لاکھ نمازوں سے بہتر ہے"-

یعنی نماز میں ادا کرنے والے کلمات وہی ہیں، طریقہ وہی ہے لیکن جگہ تبدیل ہونے سے اس کے ثواب کا درجہ تبدیل ہو جاتا ہے-

## مہینے:

سال میں 12 مہینے ہیں اور ان 12 مہینوں میں ہر مہینہ کی تقسیم بھی اللہ تعالیٰ کی ہے- جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ"[20]

"بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں- اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں- یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو"-

امام المحدثین حضرت امام بخاری اِسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں حضرت ابی بکرہ (رضی اللہ عنہ) حضور نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ، ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ"[21]

"بے شک زمانہ گھوم کر اپنی اصل حالت پر آگیا ہے، جیسے اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا تھا- سال کے بارہ مہینے تھے- چار مہینے حرمت والے تھے- 3 مہینے پے درپے ہیں- ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب"-

امام بغوی "تفسیر بغوی" میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ" مِنَ الشُّهُوْرِ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ وَ هِیَ: رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ

"مہینوں میں سے چار حرمت والے ہیں اور وہ رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں"-

وقت اور مہینے تو سارے اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں لیکن ان میں سے چار مہینوں کو شرف اور بزرگی کے لحاظ سے مختص اور متعین فرمادیا-

## درخت:

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں لاکھوں درخت اُگائے ہیں- لیکن ان درختوں میں بھی کچھ درختوں کو شرف و فضیلت عطا فرمائی ہے- ایک وہ درخت ہے جس کی فضیلت یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام کیا- جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ"[22]

[19] (سنن ابن ماجہ / مسند احمد)
[20] (التوبہ:36)
[21] (صحیح البخاری، کتاب التفسیر)
[22] (القصص:30)

"پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والے مقام میں پیڑ سے کہ اے موسیٰ بیشک میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہان کا"-

## کھجور:

ایک وہ درخت ہے جس کا شرف یہ ہے کہ وہ سیدہ مریم (علیہا السلام) کو تازہ کھجوریں مہیا کرتا ہے- جیسا کہ سورۃ مریم میں آیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی ولادت با سعادت ہوتی ہے تو سیدہ مریم (علیہا السلام) کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا"[23]

"اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی"-

اس دنیا میں مختلف قسم اور ذائقے کی کھجوریں ہیں- لیکن اللہ تعالیٰ نے جو فضیلت اس کھجور کو عطا فرمائی جو سیدہ مریم (علیہا السلام) کو عطا ہوئی وہ کسی اور کھجور کو حاصل نہیں ہے- اسی طرح فضیلت کے اعتبار سے ایک وہ کھجور ہے جو جنت کی کھجوروں میں سے ہے جس کو آقا کریم (ﷺ) نے شفاء فرمایا ہے- حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ"[24]

"عجوہ جنت کی کھجوروں میں سے ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے"-

کھجوروں کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن کھجوروں میں سے جو شرف و فضیلت عجوہ کھجور کو ہے وہ کسی اور کو نہیں ہے-

## ستونِ حنانہ:

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اکرم (ﷺ) کھجور کے ایک تنے (ستونِ حنانہ) کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے- پھر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے آپ (ﷺ) کے لئے نیا منبر بنوایا- جب آپ (ﷺ) نے اس منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا:

"فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ (ﷺ) فَمَسَّهٗ فَسَكَنَ"[25]

"تو وہ کھجور کا تنا اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی (اپنے بچے کے پیچھے) روتی ہے- پس حضور نبی کریم (ﷺ) منبر شریف سے نیچے تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا"-

ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"[26]

"اگر میں اُس (سوکھے تنے) کو گلے سے نہ لگاتا تو وہ قیامت تک روتا رہتا"-

گویا تنے، درخت اور باغات سب اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں لیکن جس درخت اور تنے کو آقا کریم (ﷺ) کے وجود اقدس سے نسبت ہو گئی اس درخت اور تنے کی فضیلت کو اللہ تعالیٰ نے باقی تمام درختوں سے ممتاز کر دیا-

## مچھلی:

اللہ تعالیٰ نے سمندروں میں بے شمار اور ان گنت مچھلیاں پیدا کی ہیں- لیکن ان میں بھی فضیلت اور شرف کے اعتبار سے کچھ مچھلیوں کو باقی تمام مچھلیوں سے ممتاز کیا ہے- جیسا کہ ایک مچھلی وہ ہے جو سیدنا حضرت یونس (علیہ السلام) کو نگل لیتی ہے- ایک مچھلی وہ ہے جب سیدنا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) حضرت خضر (علیہ السلام) سے ملاقات کے لئے مجمع البحرین پر جاتے ہیں تو راستے میں آپ کے صحابی حضرت یوشع بن نون کے ہاتھ میں موجود بھنی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر چھلانگ لگا کے سمندر میں چلی جاتی ہے- قرآن مجید مچھلی کے اس واقعہ کو احسن انداز میں بیان کرتا ہے-

[23](مریم:25)

[24](سنن ترمذی، باب الطب)

[25](صحیح بخاری، کتاب المناقب) (سنن مسلم، ابواب المناقب)

[26](سنن ابن ماجہ، کتاب اِقامۃ الصلاۃ والسنۃ)

## چوپائے:

دنیا ہزاروں جانور ہیں لیکن ان میں ایک جانور ایسا بھی ہے جس کی قسم اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا"[27]

"(میدانِ جہاد میں) تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہیں- پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سُم مار کر- پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں- پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں- پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں"-

یعنی جانور تو ہزاروں ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے قسم گھوڑے کی اٹھائی ہے- جانوروں میں بھی فضیلت کے اعتبار سے یہی تنوع نظر آتا ہے-

قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور دیگر تحقیقات کی روشنی میں اصحابِ کہف کے ساتھ موجود کتا، حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے واقعہ میں سردار چیونٹی، حضرت یوسف (علیہ السلام) کا کرتا، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ نے آپ کو جس صندوق میں ڈال کر دریا میں بہادیا، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا، تمام ملائکہ میں سے چار فرشتوں کا افضل ہونا اور اسی طرح دیگر اشیاء سے کئی مثالیں اور دلائل دیئے جاسکتے ہیں-

لیکن اختصار کے پیشِ نظر یہ سمجھانا مقصود ہے کہ غور و فکر کیا جائے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کس طرح اشیاء میں تنوع اور ہر چیز میں درجے بیان کئے- حالانکہ تمام مخلوق کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے- گویا کئی چیزیں دکھنے میں ایک جیسی ہوسکتی ہیں مگر اپنی فضیلت کے اعتبار سے ان چیزوں میں فرق ہوسکتا ہے-

## انسان:

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے مطلقاً فرمایا:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ"[28]

"اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی"-

اگر غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے درمیان بھی شرف و فضیلت کے اعتبار سے درجے بنا دیے ہیں- مثلاً کچھ انسان ایسے ہیں جن کو مقامِ "اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ" کا درجہ دیا- کچھ ایسے ہیں کو "اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ" کا درجہ دیا- یعنی کچھ انسانوں کے لئے جہنم کو اور کچھ کے لئے جنت کو تیار کر رکھا ہے- اسی طرح کچھ انسانوں کے قریب جاؤ تو ان کی نحوست اثر انداز ہوتی ہے- جبکہ اللہ تعالیٰ نے کچھ انسان ایسے بنا دیے جن کے قریب جاؤ تو ان کو دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے-

گو کہ سب اولادِ آدم اور بنی نوع انسان ہیں- لیکن کچھ انسان ایسے ہوتے ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے، نماز پڑھنے، حج کرنے، اچھے اعمال اختیار کرنے، چند قدم چل لینے سے انسان کی بدبختی، بخت آوری میں، شقاوت، سعادت میں اور بد قسمتی، خوش قسمتی میں، جہالت، علم میں اور خیر، شر میں بدل جاتے ہیں - یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ بشارت عطا فرمائی-

"وَهُمْ قَوْمٌ لَّا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ"

"یہ (اولیاء اللہ) ایسا (مبارک) گروہ ہیں کہ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوسکتا"-

اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو ایسے درجے عطا کیے ہیں کہ جو ان کی صحبت میں بیٹھ جائے وہ بدبخت اور بے مراد نہیں رہتا-

جب بندہ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرتا ہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۭ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ"

"سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا- بہت مہربان رحمت والا- روزِ جزاء کا مالک- ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں- ہم کو سیدھا راستہ چلا-

[27] (العادیات:1-5)

[28] (الاسراء:70)

راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا- نہ کہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا“-

یعنی سب سے پہلے اس کی عظمت و بزرگی اور جلال کو بیان کیا- پھر عہد کیا کہ مولا اب میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ تیری بندگی کروں گا اور تجھ سے مدد چاہوں گا- پھر یہ دعا مطلقاً کی کہ اے میرے مولا! ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرما- پھر اس دعائے ہدایت کو مقید کیا کہ ہدایت ایسی راہ کی عطا فرما جن پر تیرے انعام یافتہ، فضل والے بندے چلے- کیونکہ اللہ کے بندوں کی معیت اور صحبت دخولِ جنت کا سبب بنتی ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ○ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ“[29]

پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو- اور میری جنّت میں آ“

علامہ ابو البرکات النسفی ”تفسیر مدارک التنزیل“ میں ”فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

”[فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ] فِیْ جُمْلَةِ عِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ فَانْتَظِمِیْ فِیْ سِلْکِهِمْ“

”یعنی تو میرے نیک اور مخلص بندوں کی جماعت میں داخل ہو جا اور میرے ان مخصوص بندوں میں شامل ہو جا اور ان کے سلسلہ سے وابستہ ہو جا“-

علامہ ابو البرکات النسفی ”تفسیر مدارک التنزیل“ میں ”وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

{وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ} مَعَهُمْ

اور تو ان کے ساتھ میری جنّت میں داخل ہو جا-

اور حضرت ابو عبیدہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

”أَیْ مَعَ عِبَادِیْ أَوْ بَیْنَ عِبَادِیْ أَیْ خَوَاصِّیْ کَمَا قَالَ وَأَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ“

یعنی میرے بندوں کے ساتھ اور میرے بندوں کے درمیان یعنی میرے خواص کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا- جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ (حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے دعا کی) اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالحین بندوں میں داخل فرما“-

گویا جس نے صحبتِ اولیاء اختیار کی اس کی شقاوت سعادت میں بدل جاتی ہے- انسان کا نفس، نفس امارہ کے مقام پہ ہوتا ہے- صحبتِ اولیاء اور صالح اعمال اختیار کر کے انسان کا نفس، نفس لوامہ کے مقام پہ پہنچتا ہے- پھر مزید عبادت و ریاضت سے مقامِ ملہمہ پہ اور پھر ترقی کر کے نفس مطمئنہ پہ پہنچتا ہے- پھر مزید صحبتِ اولیاء کے فیضان سے نفس راضیہ اور پھر مرضیہ کے مقام پہ پہنچتا ہے-

عموماً نفس کے 4 درجے بیان کئے جاتے ہیں امارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ- لیکن حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ نفس کے 6 درجے ہیں: امارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ، راضیہ اور مرضیہ- مقامِ راضیہ سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ کو راضی کر لے اور مقامِ مرضیہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ انسان کو راضی کر دے-

جب انسان ان 6 درجوں میں ترقی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو راضی کرنے کے لئے، اس کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے اس کو اپنی جنت میں داخل فرماتا ہے یعنی اپنے انعام یافتہ لوگوں میں شامل فرماتا ہے- کیونکہ آخرت کا انعام جنت میں داخلہ ہے اور اس دنیا میں انعام اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندوں کی معیت اور صحبت ہے-

یہی وجہ ہے کہ سیدنا سلیمان (علیہ السلام) تعلیمِ امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں:

”وَأَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ“[30]

”اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے صالحین بندوں میں داخل فرما“-

اسی طرح سیدنا یوسف (علیہ السلام) جو نبی اور پیغمبر ہیں- مگر تعلیمِ امت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

”تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ“[31]

”مجھے مسلمان اٹھا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے“-

---

[29](الفجر:29،30)

[30](النمل:19)

[31](یوسف:101)

حضرت سلطان باھو، امام جنید بغدادی اور غوث الاعظم عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہم) کا راستہ کتاب و سنت کی تعلیم کا راستہ ہے- اس لیے غور و فکر کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کیسے درجات بنائے ہیں- جن کو درجے میں رفعت و عظمت بخشی اور ان کو اپنے انوار و تجلیات کے مشاہدہ کے لئے چنا، ان کے ساتھ شامل ہونے کو جنت کے برابر انعام قرار دیا ہے-

گویا اولیاء اللہ کی معیت و صحبت اس دنیا کی جنت ہے- اس لئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"[32]

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"-

شیخ سعدی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

پسرِ نوح با بداں به نشست<br>
خاندانِ نبوّتش گم شد<br>
سگِ اصحابِ کہف روزے چند<br>
پئے نیکاں گرفت مردم شُد

"حضرت نوح (علیہ السلام) کے بیٹے نے بُروں کی صحبت اختیار کی تو اس کی وجہ سے اُس سے نبوّت کا خاندان چھوٹ گیا- اصحابِ کہف کے کتے نے چند روز نیکوں (اولیاء اللہ) کی صحبت اختیار کی تو آدمی بن گیا"-

ان دونوں واقعات کو قرآن مجید میں بہت خوبصورتی اور دلچسپی سے بیان کیا گیا ہے- یعنی بروں کی صحبت سے دامنِ نبوت ہاتھ سے چھوٹ گیا- لیکن فقط چند دن اللہ کے ولیوں کی صحبت میں رہنے سے اللہ تعالیٰ نے کتے کے معاملہ کو بندوں کے معاملات میں شمار کر دیا-

رومیٔ کشمیر سرکار میاں صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

فضل تیرے نال لوہے تردے پھٹیاں دے سنگ رل کے<br>
کُتے وی جنت جان محمد چنگیاں دے سنگ رل کے

امام ابو عبد اللہ قرطبی (رحمۃ اللہ علیہ) اندلس کے آئمہ تفسیر میں بہت عظیم المرتبت شخصیت ہیں- آپ کی "تفسیر القرطبی" کو تمام مسالک اور تمام نقطہ ہائے نظر میں بڑی مقبولیت حاصل ہے- آپؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"إِنَّ مَنْ أَحَبَّ أَهْلَ الْخَيْرِ نَالَ مِنْ بَرَكَتِهِمْ، كَلْبٌ أَحَبَّ أَهْلَ فَضْلٍ وَصَحِبَهُمْ فَذَكَرَهُ اللهُ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ"

"جو شخص بھی اہل خیر سے محبت کرتا ہے وہ ان کی برکت کو پالیتا ہے اور وہ کتا اہل فضل سے محبت کرتا تھا اور ان کی صحبت میں رہا پس اللہ پاک نے ان کا اچھے انداز میں ذکر فرمایا"-

یعنی اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن پاک میں توصیف کیساتھ کیا-

امام قرطبی (رحمۃ اللہ علیہ) مزید لکھتے ہیں کہ:

إِذْ كَانَ بَعْضُ الْكِلَابِ قَدْ نَالَ هٰذِهِ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا بِصُحْبَتِهٖ وَمُخَالَطَتِهِ الصُّلَحَاءَ وَالْأَوْلِيَاءَ حَتّٰى أَخْبَرَ اللهُ تَعَالٰى بِذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ جَلَّ وَعَلَا فَمَا ظَنُّكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ الْمُوَحِّدِيْنَ الْمُخَالِطِيْنَ الْمُحِبِّيْنَ لِلْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ.

"جب ایک کتا صلحاء اور اولیاء کی صحبت و سنگت کی وجہ سے اتنا بڑا عظیم درجہ حاصل کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک نے اپنی محترم و مقدس کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے- تو تمہارا ان موحّدین، مومنین کے بارے میں کیا خیال ہے جو اولیاء اللہ اور صالحین کی صحبت میں بھی رہتے ہیں؟ اور ان سے محبت بھی کرتے ہیں-

مولانا روم (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

ہر کہ خواہد ہم نشیند با خدا<br>
او نشیند در حضورِ اولیاء

"جو کوئی اللہ تعالیٰ کی قربت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کرے"-

یعنی اولیاء اللہ کی صحبت سے بندہ کے حجابات اٹھتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضوری کے قابل ہوتا ہے-

[32] (التوبہ:119)

مولانا روم (رحمۃ اللہ علیہ) مزید فرماتے ہیں:

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

"اولیاء اللہ کی صحبت میں ایک گھڑی بیٹھنا سو سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے"۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ:

جب اولیاء اللہ ذکر کی مجلس لگاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان میں بیٹھنے والوں کی مغفرت کا اعلان فرماتا ہے:

فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ.

میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میں نے انہیں بخش دیا۔ فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ کہتا ہے: ان ذکر کرنے والوں میں فلاں بندہ تھا جو ان میں سے نہیں تھا، وہ تو کسی کام سے آیا تھا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ"[33]

یہ (نیک لوگ ایسے) بیٹھنے والے ہیں کہ جو ان کے ساتھ بیٹھا ہو وہ بھی نامراد نہیں ہوتا"۔

دوسری روایت میں ہے:

فرشتے عرض کرتے ہیں:

"رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ وَ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ"

"یارب ان میں فلاں بندہ بڑا گنہگار تھا۔ وہ ان پر گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا"۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ"[34]

"میں نے اسے بھی بخش دیا وہ ایسی قوم ہے جن کا ہمنشین بھی بدنصیب نہیں ہوتا"۔

یعنی وہ ایسی قوم میں آکر بیٹھا ہے کہ جن کا ہمنشین کبھی بدنصیب نہیں ہوتا۔ گویا صحبتِ اولیاء یا فیضِ اولیاء کوئی قصہ و کہانی نہیں ہے بلکہ یہ قرآن مجید کی محکم آیات اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جیسے ہر چیز میں درجے بنائے ہیں ویسے ہی اپنے بندوں میں بھی درجے بنائے ہیں۔

مولانا روم (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک دلچسپ حکایت لکھی:

"ایک تاجر کا طوطا تھا، اُس طوطے نے اس کی دکان میں موجود قیمتی تیل گرا دیا۔ تاجر نے طوطے کو پکڑ کر اس کی کلغی پہ مارا، طوطا گنجا ہو گیا۔ جب طوطا گنجا ہو گیا تو وہ یہ سمجھتا تھا کہ دنیا میں جو بھی گنجا ہے ضرور اس نے تیل گرایا ہو گا اور اس کے مالک نے پکڑ کر اسے مارا ہو گا۔ کیونکہ طوطے کا تجربہ اور علم ہی اتنا تھا۔ تو ایک دن اس تاجر کی دکان پر ایک حاجی آ گیا جو بیت اللہ کا طواف کر کے آیا تھا۔ کیونکہ جن کو حج کا شرف نصیب ہوتا ہے اور طواف کے بعد ان کو اپنا سر منڈوانا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ حاجی صاحب بھی حج کر کے اور اپنا سر گنج کروا کے آیا تھا، جیسے ہی وہ تاجر کی دکان میں آیا، طوطے کی نظر اس حاجی پر پڑی تو فوراً بولا کہ لگتا ہے اس نے بھی کسی کا تیل گرایا ہے!!!

حالانکہ دونوں گنجے ہیں لیکن مار کھا کر گنجا ہونے میں اور بیت اللہ کا طواف کر کے سر منڈوانے میں فرق ہے۔ یعنی یہ بھی ایک مثال ہے کہ گنج بھی ہو تو ایک جیسی نہیں ہوتی۔ گویا بندوں، علماء، اہل علم اور اہل نظر میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اس لئے اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے عام خَلق سے ممتاز کیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صحبت کو یہ تاثیر عطا فرمائی ہے کہ جو بھی ان کی مجلس میں بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم کر دیتا ہے اور اس کے دل میں محبت اور نور کو ڈال دیتا ہے۔

[33] (صحیح بخاری، کتاب الدّعوات)
[34] (مشکاۃ المصابیح، کتاب الدّعوات)

### دل میں محبت اور نور کیسے پیدا ہوتا ہے؟

حضرت سخی سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

الف: اَللہ چَنبے دِی بُوٹی میرے مَن وِچ مُرشد لَائی ھو

یعنی مرشد دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا بیج کاشت کرتا ہے۔ بیج کو پھلنے پھولنے کے لیے 'نفی اثبات' کا پانی چاہیے ہوتا ہے۔ نفی سے مراد "لا الٰہ" اور اثبات سے مراد "الا اللہ"۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ کا پانی ملا۔ جب بندہ کلمے کی ضرب لگاتا ہے تو بیج توانا و طاقتور ہوتا ہے۔ یعنی طلب کا پودا بڑا ہوتے ہوتے عشق کا پودا بن جاتا ہے جس سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

حضرت سخی سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

یار یگانہ مِلسی تینوں جے سرُ دِی بازی لائیں ھو

اندازہ لگائیں! حضرت سلطان باھوؒ کا کلام الف اللہ سے شروع ہوا اور ی یار یگانہ پہ مکمل ہوا۔ یعنی آپؒ کا سبق ہے "اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس"۔ مثلاً:

الف: اَللہ چَنبے دِی بُوٹی
ب: بِسم اللہ اِسم اللہ دا
ت: تسبیح پھری تے دِل نہیں پھریا
ث: ثابت صِدق تے قَدم اگیرے
ش: شریعت دے دروازے اُچے
ع: عِشق اسانوں لِسیاں جاتا
ک: کلمے نال مَیں ناتی دھوتی،
م: مُرشد وَسّے سئے کوہاں
ی: یار یگانہ مِلسی تینوں

حق باہو کا حروفِ تہجی کا قاعدہ ہے: الف سے اللہ، ب سے بسم اللہ، ت سے تسبیح، ث سے ثابت قدمی ایمان، ش سے شریعت، ع سے عشقِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، ک سے کلمہ، م سے مرشد اور ی سے یار یگانا۔ یعنی جو حق باہو کا قاعدہ پڑھتا ہے وہ اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) نے اللہ سے ملنے کا کلیہ سر کی بازی لگانا یعنی سر قربان کرنا بتایا ہے۔

### سر قربان کرنے سے کیا مراد ہے؟

راہِ تصوف میں سر قربان کرنے سے مراد نفس کی خواہش کو مارنا ہے۔ اپنے ارادے کو اللہ کے ارادے کے تابع کرنا ہے۔ اپنی رضا ترک کرکے اس کی رضا کو تلاش کرنا۔

آگے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

عِشق اللہ وِچ ہو مَستانہ ھو ھو سَدا اَلائیں ھو

یعنی تصورِ اسم اعظم کے ذکر میں ایسے غرق ہو جاؤ کہ تمہارے ظاہر اور باطن میں ھو ھو کی صدا ہو۔ آنکھوں اور سانسوں میں اللہ کے اسم پاک کا تصور ہو۔ جب آنکھ اور سانس میں اللہ کے اسم کا تصور آجائے گا تو دل کو اطمینان اور اللہ تعالیٰ کے انوار کا مشاہدہ حاصل ہوگا۔

ہمارے مرشد کریم کی یہی دعوت ہے کہ آئیں اور اپنے ظاہر اور باطن کو اللہ تعالیٰ کے ذکر، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی شریعت اور اولیائے کاملین کی تعلیمات سے پاک اور منور کریں۔ کیونکہ جس قدر ذکرِ اَللّٰہُ قرار پکڑے گا اسی قدر ہمارے وجود میں انوار پیدا ہوں گے، برکت اور رحمت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

☆☆☆

# کلام پیر سید محمد بہادر علی شاہ صاحب میں موسیقیت، نغمگی اور ترنم

مستحسن رضا جامی
لیکچرر اُردو گورنمنٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد

شاعری ایک وسیع سمندر کی مانند ہے- جس میں احساسات و جذبات کا ایسا رچاؤ ہوتا ہے کہ مثال نہیں ملتی- جذبات کا انسانی زندگی کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے- جذبات ہی ہیں جو انسان کی کیفیت کو تبدیل کرنے کی سکت رکھتے ہیں اور انسان بیک وقت کئی طرز کی کیفیات کا مشاہدہ کر سکتا ہے- اگر اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ طاقت بنیادی طور پہ تخلیق کار کے پاس ہے- وہ تخلیق کار شاعر اور مصنف دونوں ہو سکتے ہیں- شاعر کے پاس تخیل کی طاقت ہے جس کی تکمیل کیلئے وہ الفاظ کا سہارا لیتا ہے- کلام کو مزید خوبصورت اور منفرد بنانے کیلئے وہ اصطلاحات، استعارات اور صنائع بدائع کا استعمال کرتا ہے-

معروف صوفی شاعر میاں محمد بخشؒ کے کلام میں بھی فنِ شعر اور تاثیرِ شعر پہ گفتگو موجود ہے- آپؒ کے کلام کا یہ رنگ دیکھیں:

ہر ہر فن ہنر وچ ہووے ماہر تے یک فنی
لطف خدائی نال عطائی نال اوہ ہوندا سنی

ایک اور شعر جس میں شاعر کی خصوصیات پہ بات کی گئی ہے-

جو شاعر بے پیڑا ہووے سخن اوہدے بھی رکھے
بے پیڑے تھیں شعر نہ ہوندا اگ بن دھواں نہ دھکھے

شعر کے بارے میں یہ نقطہ نظر جاننا بھی اہم ہے-

”شعر کے لغوی معنیٰ کسی شئے کی آگاہی اور واقفی ہے- یعنی شعر میں جو بات کہی جاتی ہے اس کا تعلق ادراک یا شعور کے ساتھ ہوتا ہے اور شعور کے ساتھ ہی شعر سمجھا جاتا ہے“-[1]

اردو اور پنجابی زبان کی شعری روایت کا اگر تفصیلی مطالعہ کریں تو درجنوں صوفیائے کرام ہمیں بطور شاعر نظر آتے ہیں- جہاں انہوں نے معاشرے کی بھلائی اور اصلاح کیلئے اپنے دن رات صرف کیے وہیں شعر و سخن کے ذریعے عوام الناس کو حقیقت کے پیغام کے قریب کیا- صوفیائے کرام نے جہاں شریعت مطہرہ کے احکامات کی روشنی میں اپنے دنیاوی معاملات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا وہیں اصلاح معاشرہ کے احسن فریضہ کو بخوبی سرانجام دیا- ہر عہد میں مختلف خطوں میں صوفیائے کرام موجود رہے ہیں جن کی شاعری اور پیغامِ حقیقت آج بھی لاکھوں لوگوں کے دلوں میں روحانی و نورانی افکار کا تاثر چھوڑتا ہے- تصوف اور صوفیانہ افکار و نظریات کا تعلق انسانی معاشرہ سے ہمیشہ مضبوط و مستحکم رہا ہے- نہ صرف انسانی زندگی بلکہ ادب سے بھی تصوف کا گہرا رشتہ ہے-

”تصوف کا ادب سے تعلق ہمیشہ سے رہا ہے- مُرورِ وقت کے ساتھ یہ تعلق مضبوط سے مضبوط تر اور گہرا ترین ہوتا جا رہا ہے- ادب ایک ذریعہ اظہار ہے جو انسانی جذبات و احساسات کی جملہ کیفیات کو شاعرانہ زبان عطا

[1] اختر جعفری، شہباز ملک، اسلم رانا، یونس احقر، نور احمد ثاقب (مرتبین) تنقیدی وچار، تاج بک ڈپو، لاہور، ص 11

کرتا ہے- انسان نے جب سے بولنا شروع کیا ہے؛ تب سے ادب کا انسان کی سماجی زندگی سے تعلق متصل ہو گیا ہے- ادب انسان کے وجود سے پھُوٹا ہے یہ کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے- ادب ہی وہ ذریعہ اور وسیلہ ہے جس نے انسان کو اپنے عقائد و رسوم اور جملہ انسانی مباحث کے اطوار و اوہام کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کیا‘‘-[2]

صوفیانہ شاعری کی روایت میں سب سے دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ تمام صوفیائے کرام نے اپنے خطہ کی مقامی بولیوں میں شاعری کی- یہاں سے صوفیاء کی بصارت کا مشاہدہ اہلِ نظر کر سکتے ہیں کہ وہ حال اور مستقبل کے تمام معاملات پہ گہری نظر رکھتے تھے- اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مقامی بولی میں بات سمجھانا نسبتاً آسان ہوتا ہے- مزید تفہیم کیلئے درج ذیل رائے بہت معاون ہو گی:

’’صوفیاء نے اپنے خیالات کے اظہار کے لیے اس زبان اور لہجے کو اپنایا جو عام لوگوں کے فہم ادراک سے انتہائی مماثلت اور قربت رکھتا ہو- کیونکہ لوگوں کو ہم خیال بنانے کے لیے انہی کی زبان اثر پذیر ہوتی ہے- چونکہ ان خیالات کو اپنانے اور اس زبان کو سیکھنے کے لیے انہیں دماغی خفت نہیں اٹھانا پڑتی- چنانچہ وعظ، تلقین اور رشد و ہدایت کے لیے صوفیاء نے عوام سے انہی کی بولی میں بات چیت کی جس سے مشترکہ عوامی زبان کے فروغ کا راستہ ہموار ہو گیا‘‘-[3]

پنجابی شعر و سخن میں نمایاں اور ممتاز لہجے کی ایک باوقار اور روحانی شخصیت سلطان الاولیاء حضرت سلطان سید محمد بہادر شاہ مشہدی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں- جنہیں عوام میں پیر بہادر شاہ اور سلسلہ عالیہ سروری قادری میں ’’حضور پیر صاحب‘‘ بھی کہا جاتا ہے- سلطان سید محمد بہادر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) کا سلسلہ نسب امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) کی اولاد میں سے حضرت امام موسیٰ کاظم (رضی اللہ عنہ) سے ملتا ہے- 1801ء کو فقر و عرفاں سے منور اس چراغ کی ولادتِ باسعادت ضلع جھنگ کی تحصیل شورکوٹ کے ایک قصبہ ’’حسووالی‘‘ میں ہوئی- سلطان سید محمد بہادر علی شاہؒ نے 133 سال کی طویل عمر پائی- آپؒ نے 1934ء میں وصال فرمایا-

پیر بہادر شاہؒ صاحب کا کلام پیغامِ حق اور حقیقتِ انسان پہ لکھا گیا ہے- پیر بہادر شاہؒ صاحب نے خالص پنجابی زبان میں کلام رقم فرمایا- آپؒ کے کلام میں روحانی اقدار، عشق حقیقی، مرشد کامل کی تلاش، شانِ مرشد، طالب کی صفات، طالب کی مشکلات، بارگاہ مرشد میں حاضری کا طریقہ اور اسی طرح کے نمایاں صوفیانہ موضوعات کو تخلیقات کا حصہ بنایا گیا ہے- آپؒ کے کلام میں روحانی جذبات اور احساسات انتہا پہ دیکھے جا سکتے ہیں- آپؒ کا کلام پڑھتے ہوئے قاری کو کہیں بھی نامانوسیت اور اجنبیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا بلکہ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپؒ قاری سے کلام کر رہے ہیں اور نہایت شفیق لہجے میں تصوف کے گہرے راز کھول رہے ہیں-

چونکہ شاعری کی مختلف خصوصیات ہوتی ہیں اسی طرح پیر بہادر شاہؒ صاحب کے کلام میں ہم بطور خاص نغمگی اور ترنم کی اصطلاحات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کے کلام سے چُنیدہ مثالوں کی روشنی میں ان پہ بات کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کریں گے- موسیقیت کے بارے میں یہ رائے جاننا بہت ضروری ہے:

’’شاعری موسیقیت کے بغیر بے اثر گردانی جاتی ہے بلکہ شاعری کی تشکیل میں موسیقیت کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے- موسیقیت لفظوں کی صوت، بحر اور وزن سے تشکیل پانے والا وہ خاص صوتی آہنگ ہوتا ہے جس سے شاعر شعر سے معنوی تاثیر برآمد کرتا ہے- اس عمل میں شعر میں لفظوں کی نشت و برخاست کا التزام ان کی صوتیات کے پیشِ نظر کیا جاتا ہے- لفظ کی موسیقی دو صورتوں میں موجود ہوتی ہے- ایک لفظ کی خارجی موسیقیت جس کا تعلق لفظ کی صوت سے ہوتا ہے اور دوسرا لفظ کی داخلی موسیقیت جس کا تعلق لفظ کی معنوی

---

[2] محمد محسن خالد، عظمیٰ نورین، ’’تصوف، دردؔ اور تصوراتِ دردؔ کا تلمیحی جائزہ‘‘، مشمولہ: ترجیحات آن لائن ادبی رسالہ، جلد: 11، شمارہ: XI، ص: 20

[3] یاسر ذیشان مغل، ابرار خٹک، طاہرہ رباب، ’’متصوفانہ لسانی روایت کے پیش رو: بابا فریدؒ اور امیر خسروؒ‘‘، مشمولہ، جرنل آف ریسرچ (اردو)، جلد: 36، شمارہ: 2، ص: 141

تاثیر سے ہوتا ہے- لفظ کی اس داخلی اور خارجی موسیقیت کے امتزاج سے ہی وہ شعری آہنگ پیدا کیا جاتا ہے جو شعر کی موسیقیت کہلاتا ہے‘‘-[4]

سلطان سید محمد بہادر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے کلام بالخصوص ’’مناجات در شان سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ‘‘ میں موسیقیت، نغمگی اور ترنم کا اگر بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے تو ادب کے طالب علم پر درجنوں مفاہیم منکشف ہوتے ہیں- کیونکہ آپؒ کا کلام پڑھتے ہوئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپؒ شاعری کے فنی اسرار و محاسن سے بخوبی آگاہ تھے- صرف مناجات کے اسی حصہ کے دس بند ہم بطور خاص دیکھیں گے جن میں فنی طور پہ آپؒ نے الفاظ کے درو بست کا نہایت خوبصورت اور منفرد انتظام کیا ہے-

پیر بہادر شاہؒ صاحب اپنے مرشد کریم کی بارگاہ میں مناجات میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

وجدانی عرفانی دی واہ اس جاہ کل آبادی

یہ پہلا بند ہے اور ’وجدانی عرفانی‘ کے الفاظ میں جو ایک نغمگی پیدا ہو رہی ہے وہ فکری طور پہ تو خوبصورت ہے ہی، فنی طور پر بھی قاری کو مسحور کر رہی ہے- وجدانی اور عرفانی کے اس ملاپ نے مصرعے کی خوبصورتی کو مزید بڑھا دیا ہے- اس مصرعہ میں پیش کی گئی روحانی کیفیت بھی خاص کشش کی حامل ہے-

اسی کلام کے دوسرے بند میں آپؒ ارشاد فرماتے ہیں:

خاص حضوروں عالم نوروں واحد اَحد جھلایا

اس مصرعے میں ’حضوروں اور نوروں‘ کے الفاظ میں نغمگی اور ترنم کی کیفیت بہت دلفریب ہے- جبکہ اسی مصرعہ کے دوسرے حصے میں ’واحد اور احد‘ کے الفاظ کو آپ نے جس طرح شعری آہنگ میں پرویا ہے وہ بھی اپنی جگہ پر نہایت خوبصورت ہے- فکری طور پہ اس مصرعہ میں اپنے مرشد کی شان بیان کی گئی ہے-

اس بند کا آخری مصرعہ کچھ یوں ہے:

مار مینوں تلوار فنا دی دے کر ڈھال بقا دی

اس مصرعہ میں ’فنا اور بقا‘ کے الفاظ کا ہم آواز ہونا الگ کیفیت پیدا کر رہا ہے جبکہ فکری طور پہ اس کی چاشنی قاری کیلئے مزید دلچسپی کا سامان مہیا کر رہی ہے- فکری طور پہ ایک طالبِ صادق عرض گزار ہے کہ اگر میں سفر عشقِ حقیقت کی لذات اور کیفیات سے آشنا ہو جاؤں تو بقا پا جاؤں گا-

تیسرے بند میں آپؒ فرماتے ہیں:

سنسار دی سار بھلا کے ہوواں عالم توں بیگانہ

یہاں مصرعے میں ’سنسار اور پھر سار‘ کی یکجائی نے مصرعے کو پر لطف اور پُر آہنگ بنا دیا ہے- سنسار معاشرہ کو کہتے ہیں- آپؒ فرماتے ہیں کہ عشق میں ایسی دیوانگی اور وارفتگی مجھ پر وارد ہو جائے جو مجھے دنیا و مافیہا کی لذات اور ناجائز خواہشوں سے دُور کر دے اور خالصتاً مالکِ کائنات کی محبت میرے دل میں سما جائے-

ذوق تے شوق ونجائے تیرا سُدھ بُدھ نفس ہوا دی

اس مصرعے میں ’ذوق و شوق‘ کی ہم آہنگی نہایت مترنم ہے- مصرعہ کے آخری حصے میں آپؒ کا اشارہ ’سد بدھ‘ کی طرف ہے- ایک تو یہ الفاظ کا خوبصورت استعمال ہے دوسرا موسقیت اور نغمگی کا عمدہ اظہار ہے- فکری حوالے سے بہت باریک بات کی گئی ہے- اگر اپنے محبوب سے محبت انتہا پہ پہنچ جائے تو ارد گرد کی کوئی خبر نہیں رہتی کیونکہ ہر وقت ہوش و خرد تذکرۂ محبوب میں محو رہتے ہیں-

چوتھے بند کے ایک مصرعہ میں آپؒ اشعار فرماتے ہیں:

وقت اخیر تاخیر نہ ہووے ہو ہر دم ہمراہی

[4] https://www.aikrozan.com/%D9%85%D9%88%D8%B3%DB%8C%D9%82%DB%8C-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D8%B4%D8%A7%D8%B9%D8%B1%DB%8C-%DA%A9%DB%92-%D8%A8%D8%A7%DB%81%D9%85%DB%8C-%D8%B1%D9%88%D8%A7%D8%A8%D8%B7/

اس مصرعے میں اخیر اور تاخیر کے الفاظ کا ہم آواز ہونا خوبصورتی کے ساتھ دونوں الفاظ کو یہاں یکجا کر رہا ہے- ساتھ ہی اپنے شیخ کامل کی بارگاہ میں استغاثہ کی لافانی آرزو بھی تڑپ رہی ہے- جب انسان کا آخری وقت ہوتا ہے تو وہ نہایت مضطرب اور پریشان ہوتا ہے اور خواہش یہی ہوتی ہے کہ اپنے اُس لمحے پاس ہوں جبکہ تصوف کی دنیا میں طالب کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے آخری وقت میں اس کے سر پہ اس کے شیخ یا محبوب کا دستِ شفقت ہو-

پانچویں بند میں آپؒ فرماتے ہیں:

نا ماہر نا محرم آہم ذات اکبر اطہر دا

مصرعہ کے پہلے نصف میں 'ماہر، محرم اور آہم' سے میم کی تکرار نے موہ لینی والی موسیقیت انڈیل دی ہے جس مصرعہ یوں لگتا ہے جیسے تیز موجوں کا بہاؤ ہو- اس مصرعہ میں 'اکبر اور اطہر' کے الفاظ کا حُسن دیکھیں- آپؒ اپنے مرشد کی بارگاہ میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ مجھے اپنے خالق و مالک کی کوئی خبر نہ تھی- میرے مرشد کامل نے کرم فرمایا اور مجھے راستے سے آشنا فرمایا-

اس کے بعد فرماتے ہیں:

اس رفیق شفیق اعظم دا دلوں بجانوں بردہ

'رفیق اور شفیق' دونوں الفاظ کا یکجا استعمال کمال نغمگی اور ترنم لئے ہوئے ہے مصرعہ کے آخری نصف میں 'دا دلوں بجانوں بردہ' کی موسیقیت کا لطف الگ ہے - اسی بند کے آخری مصرعہ میں آپؒ ارشاد فرماتے ہیں:

نور حضور ظہور سوا اے ظالم نفس نہ مردا

'نور، حضور اور ظہور' ان تینوں الفاظ کا مترنم اظہار اور یہ فنی کمال پنجابی شعر و سخن کی روایت بالخصوص صوفیانہ شاعری میں بہت خال خال ملتا ہے- مصرعوں کی یہ بُنت اور فنی پختگی قاری کو مسرور و مامون کر دیتی ہے- فکری طور پہ محبت کا اظہار بھی ہے اور یہ سبق بھی دیا گیا ہے کہ نفس انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے- جس کا مقصد انسان کو راہِ حق سے دُور کرنا ہے لیکن عشاقانِ حق حضورِ حق سے نور کے اظہار کی بدولت نفس سے نبرد آزما ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں-

چھٹے بند میں ایک مصرعے میں آپؒ ارشاد فرماتے ہیں:

شرف الفاظ لحاظ ہووے میں گرچہ پُر عصیانی

الفاظ اور لحاظ کا ہم قافیہ ہونا اور ہم آواز ہونا مصرعہ کو بہت خوبصورت بنا رہا ہے- فنی طور پہ مہارت کی عمدہ مثال ہے- فکری حوالے سے دیکھا جائے تو آپ عرض گزار ہیں کہ میں پُر عیب ہوں اور گناہوں میں ڈُوبا ہوا ہوں- لیکن اگر نظر کرم نصیب ہو جائے تو یہ سفر آسان ہو جائے-

ساتویں بند میں آپؒ فرماتے ہیں:

بخش شفا یا ہادی مہدی نام نہ رہے الم دا

'ہادی اور مہدی' کے الفاظ کی مناسبت کا بیان بہت عمدگی کے ساتھ موسیقیت اور ترنم سے لبریز ہے- فکری معانی یہ ہیں کہ ہادی صفت الٰہی ہے جس کا مطلب ہے ہدایت دینے والا، مومن کامل صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہوتا ہے حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس لئے اسے بھی ہادی یا مرشد کہتے ہیں- مہدی کا معنی بھی پیشوا اور رہبر ہے- نیز ان دونوں الفاظ کا مصدر ہدیٰ / ہدایت ہے- اے میرے مرشد و پیشوا، میرے روحانی الم (وسوسے اور وہمات) دور کر دیجئے اور (دل کی) کامل شفا بخش دیجئے-

اسی بند کا ایک اور مصرعہ اس انداز میں رقم فرمایا:

کنہ کن مکشوف ہووے کر محرم اسم اعظم دا

ایک تو میم کی تکرار خوبی پیدا کر رہی ہے اور 'محرم اور اعظم' کی فنی خوبصورتی ایک نئے انداز کے ساتھ قاری کو اپنی جانب مبذول کر رہی ہے- روزِ ازل کے راز اسی صورت میں منکشف ہو سکتے ہیں جب اسمِ اعظم یعنی اللہ کریم کے ذاتی اسم مبارک کا بھید قلبِ انسان پہ عیاں ہو جائے- یہ واحد بھید ہے جو انسان پر عیاں ہو تو روزِ الست کی یادیں تازہ ہو سکتی ہیں-

آٹھویں بند میں آپؒ ارشاد فرماتے ہیں:

یقین قرین رہے ہر ویلے دل پائے معموری

'یقین اور قرین' کا ہم آواز و ہم قافیہ ہونا بہت شاندار و بے ساختہ آیا ہے- راہِ فقر و حقیقت میں یقین کا ہونا لازم و ملزوم ہے- کیونکہ جو طالب شک و شبہ کے درمیان رہتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے- سلوک کی منازل یقینِ کامل کے ہوتے ہوئے طے کی جاسکتی ہیں-

اسی بند کا اگلا مصرعہ کچھ یوں ہے:

مغروری دوری دُور ہووے کر استدعا منظوری

'مغروری، دوری دُور' کے لفظوں کا جوڑ بھی آپس میں منفرد کیفیت کی جانب اشارہ کر رہا ہے- فکری چاشنی یہ ہے کہ نفس کی سرکشی کی وجہ سے ہجر طویل ہو گیا ہے اس سرکشی اور ہجر کو اب مٹا دیں میری عاجزانہ استدعا قبول فرمایئے-

نویں بند میں پیر بہادر شاہؒ صاحب ارشاد فرما رہے ہیں:

داد امداد عطا فرما یا قبلہ ستر کرم دا

'داد اور امداد' کی فنی خوبصورتی قابلِ داد ہے-

پھر آگے ارشاد فرماتے ہیں:

تیری اوٹ دا کوٹ تکے کل عالم عرب عجم دا

'اوٹ اور کوٹ' کے لفظوں کی یہاں خوبصورتی شاندار ہے اور ساتھ ہی لاجواب اظہارِ عشق ہے- 'اوٹ عالم عرب عجم' الف کی آواز سے شروع ہوتے ہیں، اس سے بھی پڑھنے میں ایک لطیف سی نغمگی پیدا ہوتی ہے- یہاں اپنے مرشد کی شان بیان کرنے کا لاجواب انداز ہے- عرب و عجم کے الفاظ نے مفہوم کو مزید عالمگیر کر دیا ہے- کیونکہ فقر کا شہنشاہِ کائنات میں فقر کا فیض تقسیم کرنے والا ہوتا ہے-

اسی بند کے آخری مصرعے میں آپؒ فرماتے ہیں:

ویرانی نفسانی نوں کر نال فضل آبادی

'ویرانی اور نفسانی' کے الفاظ کا ایک ساتھ آنا آپؒ کا فن پر دسترس رکھنا واضح کر رہا ہے اور نون کی تکرار نے نغمہ چھیڑ دیا ہے- فکری اظہار میں بے مثال عاجزی ہے- میرے اندر کی ویرانی جو میری نفسانی لغزشوں کا نتیجہ ہے اسے اپنے فضل سے آباد کر دیجئے کہ یہ آپ کا فضل ہی ہے جو میرے نفس پہ غالب آسکتا ہے-

پیر بہادر شاہؒ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ خود کو ہمیشہ خطاکار تصور کیا جائے- ویران کا مطلب یہاں بالکل واضح ہے- ویران کو آباد کرنے کے لیے مالکِ حقیقی کے کرم اور فضل کی تلاش ہے-

پیر بہادر شاہؒ کی یہ مناجات بالعموم اور دیگر کلام پہ بالخصوص اگر اجتماعی بات کی جائے تو پنجابی شعر و ادب کی صوفیانہ روایت میں آپؒ کی آواز یکسر منفرد ہے-کلام کی وہ تمام شاعرانہ خوبیاں جو کسی بھی شاعر کو اپنے عہد سے ممتاز و منفرد کرتی ہیں وہ آپ کے کلام میں بدرجہ اتم موجود ہیں- آپؒ کا کلام آفاقی اقدار کو چھوتا ہوا نظر آتا ہے- آپؒ کے کلام میں ندرتِ خیال بھی موجود ہے، رفعتِ تخیل بھی جلوہ گر ہے، وسیع مشاہدہ بھی کارفرما ہے جبکہ زبان و بیان پہ گہری دسترس بھی آپؒ کا خاصا ہے- آپؒ کا ایک اختصاص یہ بھی ہے کہ آپؒ کا دور مبارک سیاسی و سماجی حوالے سے انتشار کی زد میں تھا اور جان و مال محفوظ نہ تھے- لیکن اس کرب ناک عہد کی تاریکیوں اور مایوسیوں کی آپ کے کلام میں کوئی چھاپ نظر نہیں آتی بلکہ ایک مردِ خود آگاہ کی طرح آپؒ نے یقینِ کامل کا مشاہدہ کیا اور نُور کے روشن پیغامِ حق سے عام و خاص کو منور کیا- آپؒ کا کلام آج بھی صوفیانہ محافل میں عشاقانِ حق ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں اور ہمیشہ پڑھا جاتا رہے گا- آئندہ آنے والے عہد میں آپؒ کے صوفیانہ کلام کی مزید بے شمار پرتیں کھلیں گی جن سے جویانِ حق سیراب ہوں گے-

☆☆☆

# واہ پیر محمد رمز بتائی

ارشد غوث اعوان

انسان جب اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی بارگاہ کی حضوری کا طلبگار بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے وہ اس کے لیے اسباب پیدا فرما دیتا ہے- اس کا وعدہ ہے جو میری طرف چل کے آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں- اس کے لیے شرط طلب و جستجو ہے وہ طالب کو اپنے انوار عطا فرماتا ہے- اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ کی حضوری کے لیے وسیلہ ہم پہ فرض کیا ہے-

حضرت سلطان بہادر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

وسیلہ اہل ایمان تے فرض ہویا ثابت نال آیت قرآن بیلی

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

”یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡهِ الۡوَسِیۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ“[1]

”اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ“-

وسیلہ سے مراد رہبر و رہنما ہے جسے اصطلاح تصوف میں مرشد کہا جاتا ہے- پہلے یہ ذمہ داری انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) نے ادا فرمائی جس کا اختتام خاتم الانبیاء حضور رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذاتِ مبارکہ پہ ہوا اس کے بعد یہ فریضہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ادا فرماتے رہے- چونکہ رہنمائی کا یہ سلسلہ تا قیامت رہنا ہے اس لیے یہ ذمہ داری اب صوفیاء کرام نبھا رہے ہیں جو تا ابد جاری رہے گی- دنیا کے طول و عرض میں اولیائے کرام نے طالبان حق کو حق سے واصل فرمایا- صوفیاء کرام کا ایک خاصہ رہا ہے کہ انہوں نے نظم و نثر کے اندر قرآن و حدیث کی تفسیر و شرح اپنی علاقائی زبانوں میں کی- جس کی بدولت مخلوقِ خدا قرآنی رموز سے آسانی کے ساتھ آگاہ ہوگئی- بالخصوص خطہ پاک و ہند میں ہمارے سامنے واضح مثالیں موجود ہیں- جہاں دین مبین پھیلانے کا موجب صوفیاء کرام کی ارواح قدسیہ ہیں-

جنہوں نے قرآن مجید کی تعلیمات کو شعر میں بیان فرما کے لوگوں کے دلوں میں راسخ فرما دیا جس کے نتیجے میں مخلوق کا تعلق باللہ قائم ہو گیا- برصغیر کی ان بے شمار ہستیوں میں ایک اسم گرامی سلطان سید محمد بہادر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) کا ہے جنہوں نے اپنے کلام کے ذریعے طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی فرمائی- آپؒ کا تعلق پنجاب کے ضلع جھنگ سے ہے، آپ کاظمی سید ہیں- سلسلہ ءنسب حضرت امام موسیٰ کاظم (رضی اللہ عنہ) سے جاملتا ہے-

آپؒ کے والد محترم سلطان العارفین حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کے ارادت مندوں میں سے تھے اور اکثر دربار شریف پہ حاضری دیا کرتے تھے- سلطان سید بہادر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) عہد طفلی میں تھے کہ ایک دفعہ والد صاحب کے ساتھ دربار حضور پہ حاضری دی سات یوم تک قیام فرمایا انہی ایام میں حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) نے توجہ باطنی سے ظاہری و تعلیماتِ فقر میں درجۂ کمال تک پہنچا دیا- اس کے بعد دینی تعلیم کی غرض سے والد محترم ملتان میں معروف عالم دین عبید اللہ شاہ ملتانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس لے گئے انہوں نے

[1](المائدہ:35)

آپؒ کو قرآن پاک پڑھانا شروع کیا تو آپ کو زبانی یاد تھا- غرضیکہ درس نظامی کا جملہ نصاب بھی ازبر تھا- دریافت کرنے پر معلوم ہوا سات دن حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کے دربار پر قیام کیا اس وقت تمام علوم منکشف ہوگئے- آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ظاہری بیعت مڈھ شریف (جھنگ) حضرت عبد الغفور شاہ قریشی (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست مبارک پہ کی- آپ نے اپنا آپ حضور سلطان العارفین (رحمۃ اللہ علیہ) کے سپرد کر دیا جہاں ساری زندگی بسر فرمادی-

حضرت سلطان سید محمد بہادر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے طالبان مولیٰ کیلئے سی حرفی، ابیات اور مناجات تحریر فرمائیں- جو اہل تصوف کے ہاں ایک ممتاز مقام رکھتی ہیں- تصور اسم اللہ ذات نصیب ہونے کے بعد آپؒ کا کلام طالبان مولیٰ کو راہ حق سے آشنا کرتا ہے- آپ کی شاعری تخیل و تصورات کی بجائے حقیقت حق کے رازوں پر مبنی ہے- اس کی مثال اس سنگ پارس کی مانند ہے جو لوہے کو سونا بنا دیتا ہے یعنی آپ کا کلام طالب ناقص پر تاثیر کر جائے تو اسے خالص بنا دیتا ہے-

زیر نظر مضمون آپ کے کلام میں موجود حصہ نصیحتوں پہ مشتمل ایک نظم سے اخذ کردہ اسرار و رموز پر مبنی ہوگا جہاں آپ نے مرشد کامل کے اوصاف اور طالب کو ہدایات صادر فرمائی ہیں- جب انسان مرشد کامل کی صحبت اختیار کرتا ہے اس وقت یہ حقیقت کھلتی ہے کہ انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کا مکان ہے اور اس میں مکین خالق کائنات کی ذات ہے- جب انسان اپنے اندر سے انوار الٰہیہ کو پالیتا ہے پھر اس کی نظر جس طرف بھی اٹھتی ہے اسے انوار ہی انوار نظر آتے ہیں- اس طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؒ فرماتے ہیں:

نحن اقرب دی سمجھ آئی
فی انفسکم تشریح سنائی
فاینما تولوا ویکھ اس نوں ہر جائی
اسماء صفات اندھارا جائی

طالب یا مرید پہ فرض عائد ہوتا ہے مرشد کی خدمت میں ادب کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے کیونکہ با ادب با نصیب اور بے ادب بے نصیب جس طرح اقبال فرماتے ہیں:

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

یہاں ادب سے مراد یہ نہیں ہے کہ جب مرشد کے سامنے آئے تو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے- ادب سے مراد احکامات کی پابندی ہے اس طرح مرشد سے منسوب ہر ایک چیز کا احترام دل و جان سے احترام لازم و ملزوم ہے- مؤدب کو خوشنودی مرشد عطا ہوتی ہے- جس کے بدلے میں قرب الٰہی نصیب ہو جاتا ہے- ایک بات ذہن نشین رہے ولی اکمل صفات الٰہیہ سے متصف ہوتا ہے کبھی کیفیت حلیم اور کبھی غضب لیکن طالب ہر حال میں ادب کے ساتھ جھکا رہے- آپؒ فرماتے ہیں:

فرمایوس رکھ نگاہ ادب نوں
میرے پایاں لبھسیں رب نوں
مد نظر رکھ حلم غضب نوں
میں موصوف صفات خدائی

مرشد اکمل صفات حق کا مظہر ہوتا ہے- جب طالب عاجزی و انکساری سے اس کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے تو اس کی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں لیکن جو طالب ایسے مرشد سے رخ پھیرتا ہے یا روگردانی کرتا ہے وہ شیطان لعین کے ہتھے چڑھ جاتا ہے-

زیان کرے شیطان تنہاں جھیڑے مرشد نوں بھندے وسار بیلی

ایک اور جگہ فرمایا:

نافرمان ہویوں سوہنے پیر دا جے شیطان بے سار گنوار کیتا

جو طالب اس طرز عمل کو اختیار کر بیٹھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے دور ہو جاتا ہے-

پیر بھلیاں نوں رب بھل گیا ایہو راہ گمراہ اغواء دا ای

کیونکہ مرشد اکمل بندے اور مولا کے درمیان وسیلہ ہے جو شخص بے ادبی و جسارت کی روش اختیار کر بیٹھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے بے خبر ہو جاتا ہے- آپؒ فرماتے ہیں:

جلال جمال اوصاف ہن میرے
خطا معاف کریساں تیرے
میتھوں بھلا پرے پریرے
رب دی اس نوں خبر نہ کائی

جو طالب ارشادات مرشد کو وطیرہ جاں بنالیتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کا فضل خاص نصیب ہوتا ہے جس کی بدولت وہ محب کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے- جب طالب پر یہ کیفیت حاوی ہو جاتی ہے تو اس کا وجود غیر ماسوی اللہ سے پاک ہو جاتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے علم لدنی القاء ہوتا ہے یہ وہ خاص علم ہے جس کے متعلق سلطان العارفین حضرت سلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) ”عین الفقر“ نے فرمایا:

”جس کے پڑھ لینے کے بعد کسی اور علم کے پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی“-

حضرت سلطان سید بہادر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

عمل ارشاد بموجب کیتا
فضلوں جام محبت پیتا
راہ اغیار دا سارا سیتا
”علم لَدُنی“ کھلا بھائی

مرشد اکمل طالب کو فقر تک پہنچا دیتا ہے جسے فقر کی دولت نصیب ہوتی ہے وہ مقام فنا فی اللہ پر فائز ہو جاتا ہے کیونکہ فقر کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

”اذا تم الفقر فھو اللہ“

”جب فقر اپنے کمال کو پہنچتا ہے تو اللہ ہی اللہ ہوتا ہے“-

جو شخص نفس کی جکڑ بندیوں میں آتا ہے وہ اس حقیقت سے محروم ہو جاتا ہے-

ہوئے غرق طوفان کنعان وانگوں کیتے نفس خبیث خوار بیلی

جب انسان نفس سے خلاصی پا جاتا ہے تو اُسے ہدایت کلی عطا ہو جاتی ہے ہدایت سے مراد فرمان باری تعالیٰ ہے

”وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ“[2]

”اور جس نے اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا گیا“-

یعنی انسان اللہ تعالیٰ کے انوار سے سرفراز ہو جاتا ہے یہ ہدایت کلی ہے- جب یہ مقام آتا ہے تو انسان کے وجود سے غیر اللہ نابود ہو جاتے ہیں آپؒ فرماتے ہیں:

فناء فقر دا راہ سکھایا
نفس خلاف طریق چلایا
مضمون ہدایت کلی پایا
غیروں دِتی پیر جدائی

انسان کی زندگی کا مقصد چونکہ معرفت الٰہی ہے- معرفت دو طرح سے ہوتی ہے ایک صفات کی اور دوسرا ذات کی- جب انسان آفاق کا مشاہدہ کرتا ہے تو اسے صفاتی تجلی نصیب ہوتی ہے- جب اپنے من کی دنیا میں اترتا ہے تو اسے ذاتی تجلی نصیب ہو جاتی ہے- حقیقی معرفت ذات کی ہے جبکہ صفات، ذات کا پردہ ہیں- جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

”سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ“[3]

”عنقریب ہماری نشانیاں آفاق میں دیکھ لیں گے اور اپنے اندر بھی حتیٰ کہ ان پہ ظاہر ہو جائے گا کہ یہ حق ہے“-

اس حقیقت سے شناسائی کے لیے مرشد کا دامن تھامنا نہایت ضروری ہے کیونکہ:

رفیق بنا طریق ناہیں اوجھڑ جنگل دے وچ رل گئے

جب بندے کو مرشد اکمل کی غلامی میں استقامت نصیب ہو جاتی ہے وہ طالب کو من کی دنیا میں اترنے کا طریق عطا فرماتا ہے جس سے صفات کے پردے چاک ہوتے ہیں اور وہ ذاتی توحید کو پالیتا ہے- آپؒ فرماتے ہیں:

صفات حجاب ہن ذات خدا تے
بھل جاون بے مرشد باتے
جنہاں پیر صحیح کر جاتے

---

[2] (آلِ عمران:101)

[3] (حم سجدہ:53)

دور حجاب صفات اسمائی

معرفت الٰہی کے حصول کے لیے مرشد اکمل کی رفاقت اس لیے ضروری ہے کیونکہ وہ راہ معرفت سے آگاہ ہوتا ہے اور طالب کو بارگاہِ ذات تک پہنچانے میں مکمل دسترس رکھتا ہے۔ایسے مرشد کے اندر یہ کمال ہوتا ہے کہ طالب کو نفس و شیطان کے چنگل سے نکال کر منزل تک لے جاتا ہے۔اسے نقصانات سے نکال کر ظاہری و باطنی طور پر نفع بخش بنا دیتا ہے جس کے سبب اس کے وجود سے غم دنیا، غم جہنم و عقبیٰ مٹ جاتے ہیں آپؒ فرماتے ہیں:

مرشد شاہ ہے کون ومکاں دا
آمر امر ہے کن فکاں دا
حافظ مالک ہے سود زیاں دا
دم دم میرے غم مٹائی

مرشد اکمل فنا فی الرسول ہو کر فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔جب طالب اپنے وجود کو فنا فی الشیخ کرتا ہے تو اسے مرشد کامل کے انوار سے حقیقت نصیب ہوتی ہے۔

فنا فی الشیخ فنا فی الرسول ہوون مشہود وجود ستیر جانے

جب طالب کی یہ کیفیت ہوتی ہے تو اسے رمز محمد (ﷺ) کی سمجھ نصیب ہوتی ہے جس کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں:

بشریت دے وچ عبد سدائے
بخشش وقت غفور اکھائے
جد لامکانی رتبہ پائے
پیر محمد نام دھرائے

اس رمز محمد (ﷺ) کو پانے کے لیے ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کی بیداری نہایت ضروری ہے۔جب دل کی آنکھیں کھلتی ہیں تو اس حقیقت سے آگاہی نصیب ہو جاتی ہے۔قرآن پاک میں بھی ہماری توجہ اسی طرف دلائی گئی ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

"فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ"[4]

"ظاہری آنکھیں اندھی نہیں بلکہ دل اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں"۔

اقبال بھی یہ کہتے ہیں:

ظاہر کی آنکھ سے تماشا کرے نہ کوئی
دیکھنا ہو تو دیدہ دل وا کرے کوئی

جب دل کی آنکھیں کھول کر انسان مشاہدہ انوار کرتا ہے تو اس کو فنائیت نصیب ہو جاتی ہے۔جس سے وہ دوئی سے نکل کر یکتائی میں آجاتا ہے۔آپؒ درج بالا صورتحال کو اس انداز میں بیان فرماتے ہیں:

اکھ بنوا جاہل بے چارا
تاں ویکھیں ایہہ نور نظارا
صفاتی ہے یا ذاتی چمکارا
ویکھے کون بجز بینائی

اگر ساری گفتگو کو ملخص کیا جائے تو یہ ہے کہ طالب مولیٰ کو منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے اپنی ذات کی نفی کرنا لازم ہے کیونکہ فناء کے بعد بقاء ہے لا کے بعد اثبات ہے۔ان مراحل کو طے کرنے کے دوران اگر اسے مرشد اکمل کی رفاقت نصیب ہے تو یہ خاص کرم و عنایت ہے۔طالب پر فرض عین ہے کہ وہ ہمیشہ عاجزی کے ساتھ پیشانی جھکائے رکھے کیونکہ اس کا نصیبہ اور مقصود وہیں پہ موجود ہوتا ہے۔

سلطان بہادر شاہ مرشد ہے صفت خدا دی
بن آیا صورت خاص ہما دی
خلقت طالب بوم ہوا دی
در پیر دے رہ نت سیس نوائی
واہ پیر محمد رمز بتائی
میں وچ "میں" نہ رہ گئی کائی

☆☆☆

4 (الحج:46)

# شمس العارفین

تصنیفِ لطیف از:
سلطان الفقر (پنجم) سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باھوؒ

قسط:32

## حق نامہ

مترجم: سید امیر خان نیازی

لیکن دعوت صرف تین کاموں کے لیے پڑھی جائے۔ ایک کسی مسلمان بادشاہ کی فتح و سلامتی کے لئے کہ جب وہ دارِ حرب میں جنگ لڑ رہا ہو، دوسرے ہر خاص و عام مسلمان کی بھلائی کے لئے اور تیسرے اہلِ بدعت و ملحد و بے دین لوگوں کے دفعیہ کے لئے۔ جب کوئی اہلِ دعوت اِن تین کاموں کیلئے دعوت پڑھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ رات کی تنہائی میں کسی غوث یا قطب یا شہید یا ولی اللہ کے باعظمت و پُر دہشت مزار پر جائے اور اپنے ارد گرد حصار کھینچ کر اذان پڑھے "اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اذان پڑھتے ہی اہلِ قبر روحانی صاحبِ دعوت کی قید میں آکر حاضر ہو جائے گا اور وہم یا خیالِ دل کے ذریعے آواز دے گا۔

اگر صاحبِ دعوت بہت زیادہ غلبے والا ہے تو قبر پر پاؤں کی ٹھوکر مار کر یا ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) اور ذکر اللہ میں غرق ہو کر خود سے بے خبر و بے ہوش ہو جائے تو باطن میں روحانی اُس کے ہر سوال کا جواب تفصیل سے دے گا اور اُس کا ہر کام اُسی وقت جاری و ساری ہو جائے گا۔ اگر گردِ قبر اذان پڑھنے اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ کہنے کے باوجود روحانی حاضر ہو کر جواب نہیں دیتا اور قید میں نہیں آتا تو سمجھ لیجیے کہ اہلِ قبر روحانی غالب ہے یا تلاوتِ کلامِ الٰہی سے اُسے دولت و نعمت نصیب ہو رہی ہے اور اِس وجہ سے اہلِ دعوت کا کام کرنے میں سستی دکھا رہا ہے۔

لہٰذا صاحبِ دعوت کو چاہیے کہ روحانی کو قید کر کے عاجز کرے اور اِس غرض کے لئے وہ قبر کی پائنتی کی طرف سے دعوت پڑھے یا قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے۔ اِن دو اعمال سے روحانی اُسی وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش ہو کر فریاد کرے گا جہاں اُسے خدا اور رسول اللہ (ﷺ) سے صاحبِ دعوت کا کام کرنے کا حکم ہو گا اور تب وہ صاحبِ دعوت کا رفیق با توفیق بن کر اُسی وقت اُس کا کام کرے گا اور اُسے اُس کے مطلوب و مقصود تک پہنچائے گا۔ اِسی کے بارے ہی میں تو فرمایا گیا ہے:

"جب تم کسی امر میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو"۔

اِس طرح تمہاری ہر مشکل آسان ہو جایا کرے گی اور تم کسی بھی مہم میں عاجز نہ ہوا کرو گے۔ ایک رات کسی ولی اللہ کے مزار کی ہم نشینی میں قرآن خوانی کرنا زہد و ریاضت کے چالیس چِلوں سے بہتر ہے۔

(جاری ہے)

# ABYAT-E-BAHOO

# ابیاتِ باھو

کوک دلا متاں رب سنے چا، دردمنداں دیاں آہیں ھو
سینہ میرا دردیں بھریا، اندر بھڑکن بھاہیں ھو
تیلاں باجھ نہ بلن مشالاں، درداں باجھ نہ آہیں ھو
آتش نال یارانہ لا کے باھوؒ پھر اوہ سڑن کہ ناہیں ھو

**Lament O heart perhaps Rabb might hear compassionates sigh's Hoo**
**With fire of loves flame my breast is stricken with pain Hoo**
**Lamps don't kindle without oil and no sigh's without pain Hoo**
**Befriending with fire Bahoo would or wouldn't they be burnt again Hoo**

*Kook dila mata'N rab suni cha dard manda'N diya'N 'Aahai'N Hoo*
*Seena mera dadai'N bharya andar bha'Rkan bhahai'N Hoo*
*Teela'N bajh nah balan mashalaa'N darda'N bajh nah 'Aahai'N Hoo*
*Aatish naal yarana'N laa kay Bahoo ooh sa'Ran kah nahai'N Hoo*

*Translated by; M. A. Khan*

تشریح:

بعد ازاں لائق شوی سِرّ راز را    ہر دمی جان و جگر سوزد آہ! آہ!

1: ”آہ! تو اُس راہِ راز پر چلنے کے لائق تب ہو گا کہ جب تُو اپنی جان و جگر کو ہر وقت عشقِ اِلٰہی کی آگ میں جلائے گا“-(کلید التوحید کلاں)

اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق کے درد کا راہ فقر میں ایک خاص مقام ہے اور فقراء اس کو متاعِ بے بہا (انمول خزانہ یا نہایت قیمتی دولت) سے تعبیر کرتے ہیں-جیسا کہ حضرت سُلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) ارشاد فرماتے ہیں: ”خاص تجلی وہ ہے جو محبتِ الٰہی کے درد سے پیدا ہوتی ہے“-(عین الفقر)

دراصل مرشد کامل اکمل کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ نگاہ مبارک سے طالب کے وجود میں عشق و محبت کے درد کو جگاتا ہے-جیسا کہ آپؒ فرماتے ہیں: ”جب کسی کامل نے سائل کے سینے میں یہ درد جگا دیا تو اُس کا مطلوب اُس کے سامنے آ گیا، پھر اُس نے جنت کی طلب چھوڑ دی“-(امیر الکونین)

ذکر کا مقصود بھی ابتداءً یہ درد ہے جیسا کہ آپؒ فرماتے ہیں: ”ذکر ایک لا دَوا دَرد ہے جس کی شفا بھی ذکر ہے، وہ ذکر جو اُسے لقائے الٰہی سے مشرف کر دے، ذکر ایک سوز ہے جو مغز و جان کو جلائے رکھتا ہے، یہی سوز اہلِ ذکر کو لاھُوت لامکان میں پہنچا کر مشرفِ دیدار کرتا ہے“-(امیر الکونین)

چوں در آتشِ عشق شد منزلم    دلِ دوزخ آتش گرفت از دلم

2: ”جب مَیں نے آتشِ عشق میں چھلانگ لگائی تو میرے دل کی آگ سے دوزخ کا دل جل اُٹھا“-(عین الفقر)

حضرت سُلطان باھو (رحمۃ اللہ علیہ) الشیخ عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی بارگاہِ اقدس میں اپنا درد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”راہِ لطف و کرم مجھے گردابِ پریشانی سے رہائی دلا دیں، میرا جگر زخمی ہے، اندرون خستہ حال ہے، دل آپ کے لطف و کرم کا منتظر ہے، اِنتہائی احسان فرما کر میرا علاج فرمائیں اور دوا دیں-آپ کے مجھ جیسے ہزاروں غلام دنیا میں موجود ہیں لیکن میرے لئے آپ کے آستان کے سوا اور کوئی جائے پناہ نہیں، آپ کی مرضی ہے کہ پناہ دے دیں یا دھتکار دیں، میرے پاس درد و غم وشدت کے سوا کچھ بھی نہیں“-(محک الفقر کلاں)

3: ”صاحبِ حضور مذکور روشن ضمیر فقیر ہر دم پُر سوز رہتا ہے اور ہر وقت درد سے آہیں بھرتا رہتا ہے، وہ یگانہ باخدا ہو کر گناہوں سے بے خبر رہتا ہے-یہ جمعیت کی وہ راہ ہے کہ جس میں نظر ہر وقت معبود پر لگی رہتی ہے“-(محک الفقر کلاں)

آپؒ یہاں اس چیز کی نشاندہی فرماتے ہیں کہ جس طرح چراغ، تیل کے بغیر نہیں جلتے، ایسے ہی عاشق کی آہوں کا سبب بھی دردِ عشق ہوتا ہے، جیسا کہ آپؒ فرماتے ہیں: ”اُن (فقیروں) کے دل میں وہ آتشِ عشق بھڑک رہی ہے جو عاشق درویشوں کے دل کے علاوہ کہیں اور قرار نہیں پکڑ سکتی-اگر خدانخواستہ اُن میں سے کوئی صاحبِ درد غلباتِ شوق سے مجبور ہو کر اپنے سینے سے ایک آہ بھی نکال دے تو مشرق سے مغرب تک تمام عالم جل اُٹھے اور کچھ بھی باقی نہ بچے“(عین الفقر)-آپؒ نے اسی چیز کو ایک اور مقام پہ یوں بیان فرمایا: ”خاص الخاص کشفِ حقیقی وہ ہے کہ جس میں قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حضوری حاصل ہوتی ہے-اِس کشف کے دو گواہ ہیں، حیرت و عبرت جن کی وجہ سے وجود ہر دم جلتا رہتا ہے اور طالب اللہ رات دن آہیں بھرتا رہتا ہے-کشفِ جامہ کثیف سے وجود میں کثافت پیدا ہوتی ہے اور کشفِ جامہ لطیف سے لطافت پیدا ہوتی ہے“-(اسرار القادری)

4: ”اولیاء اللہ کو آتشِ دیدار اِس طرح جلاتی ہے جس طرح کہ آگ خشک لکڑی کو جلاتی ہے، اولیاء اللہ کو یہ ریاضت خدائے تعالیٰ کی بارگاہ سے نصیب ہوتی ہے“(امیر الکونین)-اور ”وہ (فقیر) اپنے وجود کے تنور میں اعضائے بدن کے ایندھن کو آتشِ ذکر اللہ میں اس طرح جلاتا رہتا ہے جس طرح آگ خشک ایندھن کو جلاتی ہے اگر وہ ذرہ بھر آتش جلالیت حضور کی نظر سے زمین و آسمان کو دیکھ لے تو وہ جل اٹھیں مگر آفرین ہے اس کے حوصلے پر کہ وہ اس آگ میں جلتا رہتا ہے لیکن دم نہیں مارتا اور قیامت تک اس سے خلاصی نہیں پاتا“(شمس العارفین)-آپؒ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: ”فقر کی ابتدا وانتہا مجھ پر ختم ہو چکی ہے اور سوزِ عشق سے میرے وجود میں نفس جل کر راکھ ہو چکا ہے“-(اسرار القادری)

Intellectual Dimensions of

Haḍrat Sultan Bahoo

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

کی شخصیت اور افکار پہ مرتب کردہ کتاب

محققین اور اسکالرز کی تحقیق و آراء

فقر و تصوف کے طلباء کیلئے عظیم تحفہ

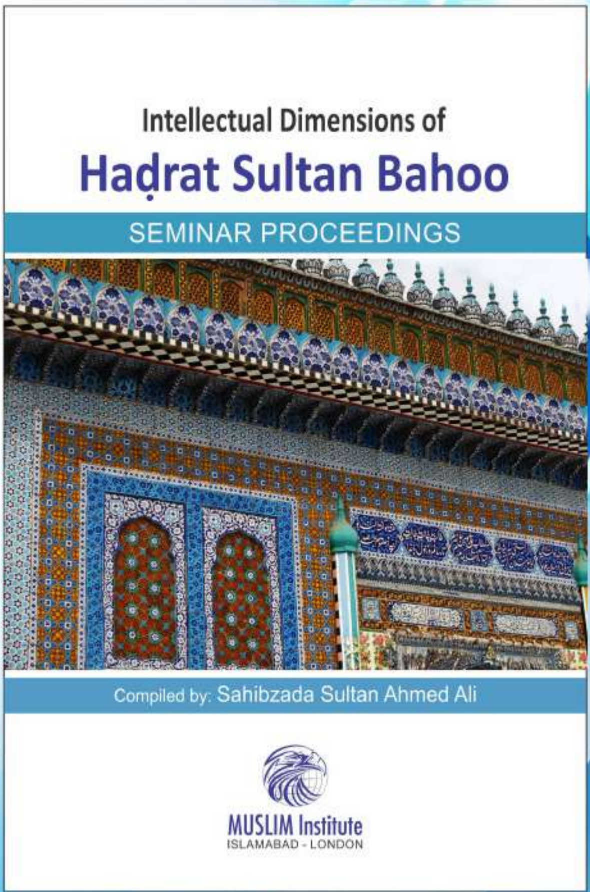


Compiled by:

Sahibzada Sultan Ahmed Ali

MUSLIM Institute
ISLAMABAD - LONDON
Web: www.muslim-institute.org

العارفین پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور-پاکستان

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

پی او بکس نمبر 11 جی پی او لاہور
ویب سائٹ: www.alfaqr.net
ای میل: alarifeenpublication@hotmail.com

میلادِ مصطفیٰ حق باھُو کانفرنس
MILAD E MUSTAFA
HAQ BAHOO
CONFERENCE
اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین

جنوری
2
بھکر

جنوری
5
ہری پور

جنوری
7
اسلام آباد

جنوری
14
لاہور

جنوری
18
ملتان

جنوری
19
رحیم یار خان